SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, July 30, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty five minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr .Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض وانزل من السمآء مآ ءً فاخرج بہ من الثمرٰت رز قالکم وسخر لکم الفلک لتجریَ فی البحر بامرہٖ وسخر لکم الانھٰر-وسخر لکم الشمس والقمر دآئبین و سخر لکم الیل والنھار- واٰتٰکم من کل ما سأ لتموہ وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا ان الانسان لظلوم کفار-

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا رحم والا اور مہربان ہے

ترجمہ:

خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا- اور آسمان سے مینہ برسایا- پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے- اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا

تا کہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا۔
اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔
اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا۔ اورجو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو
عنایت کیا اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کر سکو (مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے)
کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف (اور) نا شکرا ہے ۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین ۔ جزاک اللہ ۔ Question Hour. Question No. 31 حبیب جالب بلوچ صاحب۔

31. * Mr. Habib Jalib Baloch: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the funds allocated in Public Sector Development Programme 1998-99 for the Flood Mangement of Marri bugti Hill Torrent;and

(b) the funds released for the project during the said period?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) Rs. 10.00 million were allocated in Public Sector Development Programme (1998-99) for the Flood Management of Marri Bugti Hill Torrents.

(b) No funds have been released to the project as the Government of Balochistan could not spend the allocation of Rs. 10.000 million provided in the PSDP 1997-98. As per laid down procedure no release can be made until full utilization of the last released amount has been insured.

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ جناب چیئرمین ! میں نے Flood Management of Marri Bugti Hill Torrents کے بارے میں question کیا تھا کہ پچھلے سال Public Sector Development Programme 1998-99 میں اس ضمن میں کتنے funds رکھے گئے تھے تو جواب

میں مجھے بتایا گیا ہے کہ

Rs. 10.00 million were allocated in the Public Sector Development Programme for the Flood Management of Marri Bugti Hill Torrents.

اور پھر کہا کہ the funds released for the project during the said period انہوں کہا کہ

No funds have been released to the project as the Government of Balochistan could not spend the allocation of Rs. 10.00 million provided in the PSDP 1997-98. As per laid down procedure no release can be made until full utilization of the last released amount has been ensured.

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے تو یہ fund release نہیں کرتے کئی ایسے flood management programmes تھے مثال کے طور پر مکران میں اس کے لئے پانچ کروڑ روپے کا اعلان کیا، وہ ابھی تک release نہیں کئے صرف ڈیڑھ کروڑ کئے اور جو فنڈز رکھے تھے وہ بھی انہوں نے اس بہانے سے ریلیز نہیں کئے کہ صوبائی حکومت 98-1997 کے پیسے استعمال نہیں کر سکی تھی۔ اس لئے یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ وہ 99-1998 کے پیسے استعمال کرنے میں ناکام ہو جائیں گے۔ اس وجہ سے ہم نے انہیں فنڈز ریلیز نہیں کئے۔ یہ بھونڈی دلیل دی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ صرف دفتر شاہی طریق کار ہے بلوچستان کے حوالے سے کیا Planning & Development Division نے حکومت بلوچستان کو اس ضمن میں کوئی اطلاع کر دی ہے؟

جناب چیئرمین - آپ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ سے نہیں واٹر اینڈ پاور سے سوال پوچھیں۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ انہی سے پوچھ رہا ہوں کہ واٹر اینڈ پاور کی پلاننگ سیکشن نے حکومت بلوچستان سے اس ضمن میں کوئی میٹنگ کی؟ اگر میٹنگ کی ہے تو کیا اس کا ریکارڈ موجود ہے۔ اگر میٹنگ کی ہے تو یہ انہیں ترغیب دینے میں کیوں کامیاب نہیں ہو سکے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب گوہر ایوب خان- جناب چیئرمین! بڑی سادہ سی بات ہے کہ اگر دس ملین

allocate ہوتے ہیں اور وہ صوبہ استعمال ہی نہیں کر سکتا، انہیں استعمال کرنے کی کوئی move ہی نہیں کی جو ضروری چیز ہے تو اور فنڈز ریلیز کرنے سے کیا ہوگا۔ ان فنڈز کو استعمال کریں۔ جس طرح معزز سینیٹر نے کہا ہے کہ flood آیا تھا تو اس سلسلے میں اتنے ملین کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس میں سے ڈیڑھ کروڑ یا کچھ روپیہ دیا گیا۔ اگر اکٹھے فنڈز دیئے جائیں تو ایک دن میں تو سارے استعمال نہیں ہوتے، partially and by stages ہوتے ہیں۔ تو جو commitments ہیں وہ حکومت honour کرے گی لیکن جو فنڈز allocate ہوئے ہیں وہ استعمال تو کریں۔ show some progress.

جناب چیئرمین۔ ان کا سوال ہے کہ پچھلے سال استعمال نہیں ہوئے، how do you assume کہ اس سال بھی نہیں ہوں گے۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب والا! اگر میں روزانہ آپ کے سوالات کا جواب نہیں دے سکتا تو how will you assume کہ کل میں دینے شروع کر دوں گا۔

جناب چیئرمین۔ یہ بات بھی صحیح ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ وزیر موصوف سے میرا ضمنی سوال ہے کہ سیلاب کے مسائل سارے ملک میں ہیں۔ Flood پروگرام میں بہت پیسہ ہے، ارب ہا روپیہ ہے۔ یہ اب ہی نہیں بلکہ کافی عرصے سے چلا آ رہا ہے۔ آپ یقین کریں ہمارے پاس flood کو کنٹرول کرنے کا ایک منصوبہ بھی نہیں، کسی ڈویژن میں نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا کہ 1975 میں بہت بڑا سیلاب آیا تھا جس میں منچھر جھیل تک پانی گیا تھا اس flood میں سارا بلوچستان نصیر آباد ڈویژن سے لے کر سندھ لاڑکانہ تک تباہ ہوا۔ اب مکران ڈویژن میں flood آیا ہے آپ کے علم میں ہے کہ پچھلے سال کتنا بڑا سانحہ واقع رونما ہوا، کئی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں اور کئی لوگ ابھی تک کھلے آسمان کے نیچے پڑے ہوئے ہیں۔ ابھی لورالائی، سنجاوی، دکی میں اموات بھی ہوئی ہیں اور مالی نقصان کے علاوہ بلڈنگز کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ میرا وزیر صاحب سے سوال ہے کہ flood protection programme سندھ، پنجاب اور پختونخواہ صوبے میں ہے، ہمارے پاس اس کی ایک بھی سکیم نہیں ہے، الٹا فرماتے ہیں کہ آپ پیسہ خرچ نہیں کر رہے تو میری ان سے گزارش ہے کہ جو ہمارا حصہ ہے وہ ہمیں ملے تاکہ ہم بھی flood سے بچیں۔

جناب چیئرمین- باقی صوبوں میں flood protection programme ہے' آپ کے لئے نہیں ہے۔

جناب گوہر ایوب خان- جناب چیئرمین! باقی صوبوں میں دریا ہیں' انڈس ہے کئی اور بھی ہیں جن کی کٹنگز ہوتی ہیں جس کی وجہ سے flood کمیشن erosion وغیرہ کو کنٹرول کرنے کے لئے ان کو فنڈز دیتا ہے اور سندھ میں خاص طور پر اس لئے کہ دریائے سندھ زمین کی سطح سے اونچا ہے' دریا کا bed اونچا ہے' اس کی embankments اونچی ہیں اور اگر بند بریک ہو جائے یا embankments بریک ہو جائیں تو اس پانی کو واپس لانا کافی مشکل ہوتا ہے اس لئے پنجاب اور سندھ میں کافی فنڈز دیئے جاتے ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحب سے agree کرتا ہوں کہ correspondingly بلوچستان میں ایسا کوئی دریا نہیں ہے' flush floods ضرور ہوتے ہیں جس کے لئے relief دی جاتی ہے لیکن permanent نہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ ایک دریا میں یا جو bed ہے اس میں flush flood آ جائے جس طرح salt range میں یا پوٹھوار میں ہوتا ہے یا باقی علاقوں میں جہاں ان دریاؤں میں پانی نہیں ہوتا' بارہ ماہ کے دروان ایک بارش ہوئی' flush flood آیا' اس میں کافی نقصان ہوا۔ اس وقت صوبے naturally مرکز کو request کرتے ہیں اور مرکز جتنی aid ہو سکتی ہے دیتا ہے۔

جناب اکرم شاہ- جناب چیئرمین! وزیر صاحب کی یہ دلیل ہمارے لئے اطمینان بخش نہیں ہے' وہ کہتے کہ 98-1997 میں چونکہ پیسے خرچ نہیں ہو سکے لہذا ہم نے فرض کر لیا کہ۹۹-۱۹۹۸ میں بھی یہ خرچ نہیں کر پائیں گے۔ میرا ان سے دوسرا سوال یہ ہے کہ آیا یہ منصوبہ ترک کر دیا گیا ہے یا جاری ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ بڑے بڑے دریا پنجاب اور سندھ میں بہتے ہیں تو وہاں پر ہمارے پاس flood protection کے پروگرام ہیں۔ ہمارے ہاں چونکہ پہاڑی علاقہ ہے' تو چھوٹی چھوٹی ندیاں بہت زیادہ نقصان کرجاتی ہیں۔ ان کے علم میں ہوگا کہ حال ہی میں سنجاوی میں جو بارشیں ہوئی ہیں ان سے وہاں پر بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ سنجاوی بڑا زرعی علاقہ ہے۔ وہاں پر سیب اور انار وغیرہ کے باغات ہیں۔ ان کے علم میں ہوگا کہ وہاں پر ندی اور نالوں سے جو پانی آیا ہے اس نے کافی نقصان کر دیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ دوسروں صوبوں کی طرح ہمیں بھی مستقل flood protection programme کے لئے پیسہ چاہیئے۔ چنانچہ جس سکیم کا ذکر

ہو رہا ہے آیا وہ ختم ہو گئی ہے یا جاری ہے؛ کیا ہم آئندہ کے لئے کوئی توقع رکھیں کہ پیسے جاری کریں گے؛

تیسرا سوال یہ ہے کہ سنجاوی میں حالیہ سیلاب سے جو تباہ کاری ہوئی ہے' انہوں نے ان لوگوں کے لئے پیسے کا کوئی بندوبست کیا ہے یا وہاں پر کوئی کام کریں گے؛ شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

جناب گوہر ایوب خان: جناب چیئرمین صاحب! میں recheck کر لوں گا کہ یہ سکیم چل رہی ہے یا نہیں کیونکہ اگر ایک پروجیکٹ ہوتا ہے تو اس کی شرائط ہوتی ہیں۔ اگر شرائط پر پورا اترے تو پھر funding ہوتی ہے۔ فرنٹیئر کے لئے Flood Commission میں جو اس کا ratio بنتا ہے اس کے پیسے اسی طرح صوبوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں کیونکہ صوبہ سرحد میں بھی اسی طرح ہے۔ دریائے سندھ بھی ہے' کابل بھی ہے' سوات ہے اور باقی دریا بھی ہیں جن میں کافی erosion ہوتا ہے اور ان کی proportionate funding ہوتی ہے۔ جس ایریا کا معزز سینیٹر صاحب نے پوچھا ہے' میں check کر لوں گا کہ آیا صوبے نے demand کیا ہے یا نہیں ۔ صوبوں نے بھی کچھ کرنا ہوتا ہے۔ صوبوں کو بھی کچھ اقدامات کرنے پڑتے ہیں۔ اگر یہ چیز Flood Commission کے پاس یا میری منسٹری میں آئی ہو تو میں نے تو خود ابھی تک خود نہیں دیکھی ہے۔ Flood Commission سے میں check کر لوں گا۔

جناب چیئرمین ، جی رفیق شیخ صاحب۔

Mr. Rafiq Ahmad Sheikh: Thank you Mr. Chairman, what I have heard for the last few minutes, is a very sad commentary of the Government at the Federal level regarding its party's Government in a Province. I can well understand that at Federal level but political parties are one entity. What is their political party doing about the performance ofthe political party Government in Balochistan. It is a very sad commentary.

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

Mr. Gohar Ayub Khan: Sir, I don't think......

یہ پانی اور بجلی میں کہیں آتا ہی نہیں۔

جناب چیئرمین: جناب خدائے نور صاحب۔

جناب خدائے نور: جناب والا! مہربانی اور شکریہ۔ میرے دو بالکل چھوٹے اور مختصر سوال ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ مکران میں وزیر اعظم صاحب نے ۵ کروڑ روپے کا اعلان کیا۔ جس میں سے میرا خیال ہے کہ انہوں نے کوئی ڈیڑھ کروڑ روپے وہاں پر دیئے ہیں۔ آیا وہ بقایا ساڑھے تین کروڑ روپے دیں گے؟ یا وہ صرف ڈیڑھ کروڑ جو دیئے گئے ہیں ان پر ہی اکتفا کریں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ گوہر ایوب صاحب نے یہ کہا کہ گورنمنٹ آف بلوچستان نے ۱۰ ملین استعمال نہیں کئے ہیں۔ ہم نے اس کو جواز بناکر اگلے سال کے لئے پیسے نہیں دیئے۔ میں ان سے یہ پوچھوں گا کہ آپ نے ہمیں جو فنڈ دیا اس کی بات کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فنڈز دیئے ہیں اور ہم نے استعمال کرنے کے لئے آپ کو سکیمیں دیں لیکن ان کا کوئی نتیجہ آج تک نہیں نکلا۔ تو آپ وہاں یہ جواز وہاں پیش کر رہے ہیں۔ ہمارا جواز پھر یہ ہے کہ شاید آپ ہمیں دے ہی نہیں رہے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ کا کیا ارادہ ہے؟

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

جناب گوہر ایوب خان: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ معزز سینیٹر صاحب جو بات کر رہے ہیں وہ اس موضوع پر نہیں ہے۔ یہ سپلیمنٹری نہیں ہے۔ It is villages electrification. 2.2 million کی on going schemes پر انشاء اللہ واپڈا کام کرے گا۔ باقی یہ ہوتا ہے کہ کچھ شرائط ہوتی ہیں۔ اگر شرائط پر کوئی سکیم پورا اترتی ہو تو خود بخود فنڈز فراہم ہوتے جاتے ہیں۔ آڈٹ ہوتا ہے۔ کچھ کام کیا جاتا ہے اس کے بعد مزید پیسے دیتے ہیں۔ اگر سب پیسے اکٹھے دیئے جائیں تو وہ استعمال بھی نہیں ہو سکتے سوائے بنک میں رکھنے کے۔ یہ ۱۰ ملین کو استعمال کریں، اس کو utilize کریں، performance دکھائیں۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ جو سکیمیں سینیٹرز یا MNAs کو دی گئی تھیں تو ہم نے سارے فنڈز perform کئے ہیں۔ ہم نے سارے utilize کر دیئے ہیں۔ اب آئندہ بھی دیں۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ پھر تو ان کی بات ٹھیک ہوگئی ہے۔ پہلے بھی نہیں دی، اب بھی

نہیں دیں گے۔ پھر تو he is consistent.

جناب گوہر ایوب خان۔ نہیں، نہیں۔ وہ بات نہیں چیئرمین صاحب۔ بات یہ ہے کہ جو ongoing schemes ہیں، کیونکہ ابھی پاکستان میں 4,145 villages ایسے ہیں جو ongoing ہیں تو preference ان کو دی جائی گی۔ عموماً یہ ہوتا ہے چونکہ وہ ongoing schemes ان کی اپنی نہیں ہیں they are from the previous government یا کسی اور کی ہیں، اس لئے Parliamentarians کو تھوڑی بہت جھجک ہوتی ہے کہ ongoing schemes کسی اور individual کی ہوں یا MNA یا Senator یا previous government کی ہوں تو ان کے اوپر ان کے funds کیوں گئیں۔ I can realize. میں دیکھتا ہوں کہ ان کو پریشانی ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ بس اب کافی ہو گیا ہے۔

We will go to the next question No.32, Habib Jalib Baloch Sahib.

32. * Mr. Habib Jalib Baloch: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the funds allocated in Public Sector Development Programme 1998-99 for the Saindak Copper Gold Project Chaghi; and

(b) the funds released for the project during the said period?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) Rs. 638.457 million.

(b) Rs. 639.165 million.

Mr. Chairman: Supplementary question?

Mr. Habib Jalib Baloch: Yes, supplementary question. Mr. Chairman, sir, ...

جناب چیئرمین ۔ نہیں، اس کا جواب آپ دیں گے ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! مجھے اطلاع ملی ہے کہ منسٹر صاحب اسلام آباد میں نہیں ہیں اور مجھے یہ اطلاع بہت لیٹ ملی ہے کہ وہ نہیں پہنچ سکتے ۔ انہوں نے آپ کو

مطلع کیا ہو گا۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ یہ عجیب سی بات ہے کہ اجلاس شروع ہوتے ہیں تو منسٹرز اسلام آباد میں نہیں ہوتے۔ ہاؤس کے ساتھ یہ کیا مذاق ہے۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں میاں صاحب! آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر لیٹ اطلاع پہنچائی ہے تو کس نے پہنچائی ہے ۔

Who is responsible for this? Now we are all here today waiting for the Ministers to be here.

اب پتا چلتا ہے کہ وہ نہیں ہیں۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ کل کے بھی سارے سوالات ڈیفر ہو گئے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ میرے خیال کے مطابق منسٹر صاحبان کو یہاں ہونا چاہئیے۔ میں آپ کی وساطت سے پھر ان سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائیں۔ مجھے جب رات کو اطلاع ملی تو میں نے ان سے کہا تھا کہ ------

Mr. Chairman: I must say, normally Nisar Ali Khan is here and he consciously

اپنا کام کرتے ہیں لیکن آج عجیب بات ہے کہ آخری وقت آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ نہیں ہیں۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ کل بھی کوئی منسٹر نہیں تھا۔ کل بھی یہی ہوا اور سارے سوالات defer ہو گئے تھے۔ آج بھی وہی حال ہے۔

جناب چیئرمین ۔ کل تو اسحاق ڈار کا سوال تھا that we understand. He is luckily...

لیکن یہ آج بھی ہے، ہماری سمجھ میں تو نہیں آتا۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ ہمارے points of order کتنے تھے، پارلیمنٹری افیئرز کے منسٹر صاحب نے کہا کہ کل آ کر وہ جواب دیں گے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ آج کے سوالات کے بارے میں، میں نے کوئی دو

تین دن پہلے منسٹر صاحبان سے رابطہ کیا تھا ۔ ان کے سوال میں نے تیار کر لئے ہیں ' ان کی جگہ پر میں جواب دوں گا لیکن یہاں سے ' ہاؤس سے فارغ ہونے کے بعد بڑا مشکل ہو جاتا ہے کہ آدمی اور سوالات تیار کر سکے ۔ تو یہ بہت لیٹ اطلاع ملی ہے۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اس کو next rota day پر رکھ لیں ۔

جناب چیئرمین ۔ لیکن دیکھیں راجہ صاحب! آپ ہیں' میاں صاحب! آپ ہیں۔ نہیں جی۔ وہ ٹھیک ہے کہ next rota day پر رکھ لیں لیکن دیکھیں سارا ہاؤس بیٹھا ہوا ہے۔ یہ لوگ سوالات اس لئے دیتے ہیں کہ جوابات ملیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے۔

جناب چیئرمین ۔ اس کا کوئی علاج ہونا چاہیئے۔ اب راجہ صاحب is the Leader of the House,

آپ منسٹر ہیں' Prime Minister کو بتا سکتے ہیں' Ministries کو آپ tighten up کریں کہ اگر کوئی وزیر کسی وجہ سے' ناگزیر وجوہات کی بناء پر نہیں آ سکتے تو in time اطلاع دی جائے تاکہ کوئی اور وزیر اس کی جگہ جوابات دے سکے۔

It is a mutual adjustment but this is regrettable that at the last minute we are told that

جی نہیں ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ میں اس کے لئے پوری کوشش کروں گا۔

Mr. Chairman: Akram Shah Sahib on point of order.

Mr. Akram Shah Khan: Sir,

وٹو صاحب سے گزارش ہے کہ یا تو ہمیں یہ بتا دیں کہ فلاں فلاں منسٹری کے بارے میں آپ question نہ کریں ' ان وزیروں کو ہم حاضر نہیں کر سکتے ہیں ۔ ایک۔

دوسری بات یہ ہے کہ وٹو صاحب پارلیمانی امور کے وزیر ہیں ' وہ ہمیں ٹھیک جواب دیتے ہیں یا غلط جواب دیتے ہیں ' منسٹری جو کچھ ان کو لکھ کر دیتی ہے وہ ہمیں پڑھ کر سنا دیا کریں تا کہ یہ مسئلہ نہ ہو۔ اب کل بھی اسحاق ڈار صاحب کا سوال تھا ہم نے مجبوری سمجھ لی کہ

اچانک چلے گئے ۔ اکثر آتے رہتے ہیں ۔ کچھ منسٹرز تو ایسے ہیں کہ وہ یہاں پر موجود بھی ہوں تو بھی حاضر نہیں ہوتے ہیں۔ یا تو وٹو صاحب ہمیں بتا دیں کہ فلاں فلاں وزارت کے متعلق آپ سوال کیا ہی نہ کریں یا وٹو صاحب پارلیمانی امور کے وزیر ہیں ، جیسا بھی جواب ہو ، غلط ہو ، صحیح ہو ، جیسے بھی ہو ، جو وزارت ان کو لکھ کر دے وہ ہمیں پڑھ کر سنا دیا کریں ۔ ہمیں قبول ہے ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ میں تو اس کے لئے بھی حاضر ہوں ۔ مجھے اگر بر وقت اطلاع ہو جاتی تو میں اس کے لئے تیار ہوتا۔ باقیوں کے لئے میں تیار ہوں۔ Housing کے لئے ، بر وقت انہوں نے اطلاع دی ہے ۔ میں نے جواب تیار کیا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ دیکھیں اس معاملے میں you are the coordinating Minister. You have to lay down a procedure. اگر procedure آپ lay down کریں ، مثلاً اگر وزیر نہیں ہے تو منسٹر کا سکریٹری ہوتا ہے ، اس کی پوری Ministry ہوتی ہے ، they are the persons who should make arrangements. وہ contact کریں ، کوئی بات کریں ۔ Leader of the House ہیں ۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ آپ کی mutual adjustments ہوتی ہیں ۔ But to put the responsibility on us and make the House wait for them, یہ بات صحیح نہیں ہے ۔ یہ دنیا میں کہیں نہیں ہوتا۔ I can assure you کہ جس نظام کے ہم سمجھتے ہیں کہ ہم heir ہیں یعنی British House, سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ وزیر نہ ہو۔ It is not possible.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اس ہاؤس میں جتنی دفعہ وزراء ، میرے بھائیوں کی غیر حاضری کی وجہ سے آپ کی اور ایوان کی ناراضگی مجھے برداشت کرنی پڑی ہے ، میں ان سب کی کاپیاں لے کر اپنے ان دوستوں کو بھجواتا ہوں کہ مہربانی فرما کر وہ یہاں آئیں۔

جناب چیئرمین ۔ وزیر اعظم صاحب کو بھی تو بھجوائیں ۔ کیبنٹ میں یہ مسئلہ اٹھائیں۔ کیبنٹ میں اٹھائیں In the next meeting of the Cabinet take it up کہ یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔ That is your responsibility.

(مداخلت)

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ آپ چاہتے ہیں کہ اداروں کی اہمیت ہو، مگر بدقسمتی یہ ہے کہ حکومت میں ہماری ٹیم کو احساس ہی نہیں ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! بارہا آپ نے ان کو جتایا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر وہ سینٹ میں ذمہ داری پوری نہیں کرتے تو قومی ذمہ داری کیا پوری کریں گے۔ پھر یہ collective ذمہ داری ہے۔ یہ ٹیم ہے اور ٹیم کے طور پر ان کو کام کرنا چاہیئے۔ وزیر اعظم صاحب خود بھی سینٹ میں نہیں آتے۔ کبھی آپ نے دیکھا؟ دو amendments ہوئیں ان کے بعد ایک دفعہ بھی ہم نے وزیر اعظم صاحب کو نہیں دیکھا۔ جناب! اداروں کا احترام ہونا چاہیئے۔ اداروں کا وقت قیمتی ہوتا ہے۔ اس طرح وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ لوگ بڑی دلچسپی سے سوال جواب سنتے ہیں۔ اگر اڑھائی بجے اگر آتا ہے تو تب بھی لوگ سنتے ہیں۔ آپ کو توجہ دینی چاہیئے۔ آپ کے مشوروں پر عمل کرنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ منڈ صاحب۔

جناب بشیر احمد منڈ۔ آپ اس stage پر مکتب تو نہیں کھول سکتے وزراء کو سمجھانے کے لئے۔ We cannot have a school for they have to be trained what their duty is لیکن میری respectfully request ہے۔ جو آپ نے ان کو کئی دفعہ فرمایا تو ایک دفعہ as a mark of displeasure آپ meeting کو adjourn کریں۔ تب ہی پرائم منسٹر صاحب کو احساس ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک۔ جناب راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ تو بالکل درست ہے کہ وزیر صاحبان نہیں آتے یا کبھی کبھار ان کو کام پڑ جاتا ہے۔ مگر بارہا آپ نے یہ ہدایات بھی کی ہیں کہ جس منسٹری کے سوال پوچھے جائیں اس منسٹری کا کم از کم کوئی responsible عملہ موجود ہو۔ یہاں نہ صرف وزیر بلکہ منسٹری کا بھی کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سینٹ کو یہ گورنمنٹ کتنی اہمیت دیتی ہے۔ اگر منسٹر صاحب نہیں آ سکتے تھے تو کم از کم ان کا کوئی سیکریٹری آتا اور ہمارے ہاؤس کی feelings منسٹر کو convey کرتا۔ تو یہ انتہائی افسوسناک بات ہے، اس کا کوئی تدارک کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ یہ صحیح ہے۔ راجہ صاحب! I think the Secretary should be made responsible for this. یہ اتنے بڑے بڑے افسر ہیں، ان کا کیا کام ہے۔ یہی تو کام ہوتا

ہے کہ اگر ان کو پتہ چلے کہ آج وزیر نہیں ہے تو he should be here, the Secretary in Grade-22, it is his responsibility. It is not somebody below Section Officer سکیشن افسر کی چٹھی آ جاتی ہے - It is the Secretary who should be made responsible by a direction from you that you have to make alternate arrangement. You have to ensure کہ آپ سوالات کے جوابات کے لئے اگر آپ کے وزیر نہیں ہیں تو کسی اور کو contact کریں، ان کی منت کریں ان کے گھر پہنچیں۔ یہ نہیں کہ سیکشن افسر کو لگا دیا اس طرح کام نہیں چلے گا۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! یہ غیر اطمینان بخش صورت حال ہے ۔میں نے کل پرسوں بھی میاں یٰسین وٹو صاحب سے گزارش کی تھی کہ کوئی بھی صاحب یا ان کا سٹاف آپ کو کہہ دیتا ہے کہ میرے سوال ہیں اور آپ ذمہ داری لے لیتے ہیں۔یہ میرے پاس بیٹھے ہیں - میں نے کہا کہ آپ یہ ذمہ داری لیا ہی نہ کریں۔جب آپ ذمہ داری نہیں لیں گے تو پھر ان میں بھی احساس پیدا ہوگا کہ انہیں یہاں آنا ہے۔ وہ اتنی آسانی سے اپنا معاملہ اور بوجھ آپ پر ڈال دیتے ہیں اور آپ بھی اس کو لے لیتے ہیں۔اور پھر دوسرا وزیر صحیح جواب بھی نہیں دے سکتا۔ نہ وہ اس کا پورا احاطہ کر سکتا ہے۔ نہ ان کا کوئی سٹاف موجود ہوتا ہے کل بھی ان کو chits بعد میں آ رہی تھیں اور یہ جواب پہلے دے رہے تھے۔ یہ صورت حال واقعی درست نہیں ہے لیکن میں آپ سے اتفاق ضرور کروں گا کہ منسٹر کو اول تو ہاؤس سے غیر حاضر نہیں ہونا چاہیئے، specially اس دن جب کہ اس کے اپنے سوالات ہوں یا کوئی اور ایسا ایشو ہو، ایڈجرنمنٹ موشن ہو یا کوئی Call Attention Notice ہو، جس دن بھی اس کا کوئی بزنس ہو اس کو موجود ہونا چاہیئے اور آپ نے جو دوسری بات فرمائی ہے کہ سیکرٹیری کو یہاں ہونا چاہیئے، میں آج ہی اس بارے میں بھی کوئی اہتمام کروں گا۔

Mr. Chairman : Next Question No.35, Anwar Bhinder Sahib.

جناب حبیب جالب بلوچ۔ میرا ہے جی ۳۳۔

Mr. Chairman : Yes, 33, sorry.

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب! ۳۲ بھی میرا تھا اور منسٹر

صاحب غیر حاضر تھے۔ میں ایک آدھ منٹ comments دینا چاہتا ہوں۔ یہ اپر ہاؤس ہے اور it is recognized Upper House. جب یہ Upper House ہے تو ہمیں اس پر سوچنا چاہیئے کہ کیا ہم اس ہاؤس کے تقدس کی پامالی کا نوٹس اس ہاؤس کی جانب سے ایسے منسٹر حضرات کو دے سکتے ہیں یا نہیں۔ اس پر سوچا جائے اور کم از کم آپ کی chair حرکت میں آ جائے dynamic Chair بنے اور ان کو نوٹسز جاری کریں۔ منسٹر کو صرف تبلیغ کرنے سے یا ان کے بات کرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا ۔ اس قوم کو تبلیغ کے علاوہ ایک صحیح طریقہ کار بھی چاہیئے ورنہ اس کے بغیر یہ فیڈرل گورنمنٹ function less ہو گی۔ یہ خود ان کے بھی نفع میں ہے۔

33. * Mr. Habib Jalib Baloch: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the funds allocated in Public Sector Development Programme 1998-99 for the Transmission arrangement for Pasni; and

(b) the funds released for the project during the said period?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) Rs. 12.947 million.

(b) Rs. 8.768 million.

Mr Chairman: Supplementary please.

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب چیئرمین! میں نے سوال کیا تھا کہ پسنی میں transmission arrangements کے لیے کتنا پیسہ رکھا گیا ہے 1998-99 میں، تو انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ 12.947 ملین ۔ بہت اچھا ہوا کہ انہوں نے یہ پیسے رکھے لیکن میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ پسنی سے تربت تک تو ٹرانسمشن لائن بچھائی گئی ہے۔ جہاں بجلی نہ ہونے اور لوڈشیڈنگ کا چرچہ زبان زد عام تھا اور وہاں احتجاج وغیرہ ہو رہے تھے ۔ ہم نے کئی مرتبہ یہاں سوال اٹھایا کہ جناب وہاں لوڈ شیڈنگ کیوں ہے ؟ یہ ٹرانسمشن لائن بچھی ہوئی ہے اور اس کی یہ حالت ہے لیکن اس کے علاوہ جو پلان تھا وہ یہ تھا کہ پسنی سے گوادر تک بجلی پہنچائی جائے۔ گوادر جہاں deep sea port بنائی جاری ہے، جہاں Forbes کمپنی کے ساتھ معاہدے ہو رہے ہیں ہاں بجلی نہیں ہے۔

میرا پہلا سوال یہ ہے کہ پسنی ٹو گوادر ٹرانسمشن لائن کا کتنے انچ کام ہوا ہے، miles میں یا چند پول کے حوالے سے تو جواب نہیں دے سکتے، چند انچ کا تو بتا دیں تاکہ مجھے اطمینان ہو۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو فنڈ ریلیز کئے، رکھے بارہ ملین اور ریلیز کئے آٹھ اور کچھ ملین۔ میرا ان سے دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اتنے پیسے رکھے گئے اور ریلیز کے وقت ان کی کنجوسی کیوں سامنے آتی ہے۔ جب ریلیز کا وقت آتا ہے تو یہ کم پیسے ریلیز کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؛ جب کہ دو انجن جل گئے تھے وہ بھی بڑے ٹھیکیداروں کی نظر ہوگئے تھے۔ جن کے لئے میں نے آپ کو تحقیقات کا کہا لیکن ابھی تک تحقیقات نہیں ہوئیں لیکن اس کے علاوہ آپ فنڈز بھی کم دیتے ہیں۔ وہ دو نمبر کا تیل استعمال کرتے ہیں، وہ بھی جلا بیٹھتے ہیں تو کیا اس مسئلہ پر جو کہ ایک ایشو ہے، ان دونوں ضمنی سوالوں کا جواب آپ diplomatically دینا پسند کریں گے یا straight forward.

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے پانی و بجلی۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین صاحب! اس میں کوئی شک نہیں کہ جو coastal areas بلوچستان میں ہیں ان میں شدید دقت ہے، no doubt, اور اس کو ہم حل کرنے کی پوری کوشش کررہے ہیں۔ اس سپلیمنٹری کے علاوہ یا جو جواب آیا ہے، بعد میں بھی ایک question ہے لیکن آنریبل حبیب جالب صاحب کو میں جانا چاہتا ہوں کہ پسنی، تربت کی ایک سو چار کلومیٹر کی لائن جو lay کی گئی تھی وہ کمیشن ہوچکی ہے۔ دوسرا تربت روشاب کا 83 کلومیٹر ہے یہ سو فیصد تقریباً مکمل ہوچکی ہے۔ روشاب سے پنجگور 124 کلومیٹر یہ سو فیصد تقریباً مکمل ہوچکی ہے۔ روشاب گرڈ سٹیشن یہ 100% مکمل ہوچکا ہے۔ پنجگور گرڈ سٹیشن 30% ہوچکا ہے۔ اسی طرح گوادر گرڈ سٹیشن 25% ہوچکا ہے۔ یہ چند ایک سکیمز جو ہیں ان میں تین institutions آجاتے ہیں۔ واپڈا اپنے پورے پیسے لگا چکا ہے۔ دوسرا گورنمنٹ آف پاکستان ہے کبھی کبھی ان سے پیسے نہیں آتے اور گورنمنٹ آف بلوچستان ہے۔ ان دو سے ہمیں دقت ہوتی ہے۔ جہاں تک فنڈنگ واپڈا کی ہے وہ ہوچکی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ادھر لکھا ہوا ہے کہ پورے پیسے نہیں پہنچے تو وہ بلوچستان اور فیڈرل گورنمنٹ کے نہیں آئے۔ میں نے سمری بھی پرائم منسٹر صاحب کو بھیجی ہوئی ہے کہ یہ فنڈنگ ہمیں ملے تاکہ ہم کام پورا کریں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ ڈاکٹر حئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبد الحئی بلوچ ۔ چیئرمین صاحب! وزیر موصوف صاحب کے علم میں بھی ہے کہ اس وقت تربت ضلع اور جو پسنی کا علاقہ ہے وہاں جس حالت میں یہ انجن ہیں' یہ کام کے نہیں ہیں۔ جناب! وہاں پچاس سنٹی گریڈ اور پچپن سنٹی گریڈ درجہ حرارت ہے۔ یقین کیجئے بچے بوڑھے سب تڑپتے رہتے ہیں شدید گرمی میں ۔ اتنی گرمی تربت میں پڑتی ہے کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں ہے اور ان کو چوبیس گھنٹے میں سے دو گھنٹے بھی بجلی نہیں ملتی ۔ یہ میں حقیقت آپ کو عرض کررہا ہوں ۔ پسنی پاور پلانٹ ناکارہ ہوچکا ہے۔ اس کا سیکنڈ فیز ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ فرسٹ فیز میں ہی اس کے دو انجن ختم ہوگئے ۔ اتنی کرپشن وہاں ہوئی ہے جناب چیئرمین! کہ آپ تصور نہیں کر سکتے۔ جو بے کار موبل آئل تھا وہ اس میں استعمال ہوا ۔ تیل بے کار ترین استعمال ہوا یعنی جو ارزاں ترین ہے ۔ اب وہ ناکارہ ہوچکے ہیں۔ اس کی مرمت نہیں ہوسکتی ہے ۔ میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ مکران ڈویژن کا مسئلہ جیسے کہ گورنمنٹ نے پالیسی بنائی ہے کہ ایران سے یا main grid station سے یا national grid station سے حل کریں' یہ مسئلہ پسنی پاور پلانٹ سے حل نہیں ہوگا۔ جناب! اس کے دو راستے ہیں' یا تو اس کو national grid station سے ملائیں' پورے مکران ڈویژن کو ' خاران اور ضلع چاغی کو ' تا کہ ان کو بجلی ملے۔ یہاں کھیتی باڑی ہو' یہاں ٹیوب ویلز ہوں۔ یا پھر یہ ہے کہ جو ایران سے بات چیت ہو رہی ہے اس کو expedite کریں ' اس میں جلدی کریں تاکہ لوگوں کو بجلی ملے اور وہ اپنا روزگار کمائیں' لوگ دھوپ اور سردی سے بچیں۔ جناب چیئرمین! اکیسویں صدی ہے اور ہم ایک بلب کے لئے ترس رہے ہیں' اتنی شدید گرمی میں ہمارے لوگ مر رہے ہیں' احتجاج ہو رہے ہیں' لوگ تڑپ رہے ہیں' لوگ مجبوراً پولیس اسٹیشن تک پر حملے کرتے ہیں ۔ میری ان سے گزارش ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ ہو' واپڈا ہو یا provincial government ہو ' لوگ بجلی چاہتے ہیں۔ اس وقت بلوچستان میں آپ کی حکومت ہے' صوبائی حکومت بھی مسلم لیگ کی ہے۔ لوگوں کے مسائل کی طرف توجہ دیں۔

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین صاحب! جس طرح میں نے پہلے کہا کہ مجھے پورا احساس ہے کہ کتنی تکلیف ہے اس وقت بجلی کے بغیر اور شدید گرمی کا علاقہ ہے۔ باقی

during the said year?

Mr. Mushahid Hussain Syed: (a) The total grant for 1998-99 was Rs.527. 302 million including a Supplementary Grant of Rs. 39. 540 million.

(b) Ministry spent Rs. 478. 064 million during 1998-99.

(c) The Ministry could not spend an amount of Rs. 49.238 million during 1998-99, and was surrendered due to the following reasons:-

(i) Exercising economy measures.

(ii) Closing of Women Sports Board.

(iii) Non-release of funds by Finance Division till the close of Financial year i.e. 30-6-1999.

(iv) Non-filling of vacant posts in Main Secretariat of Ministry, Department of Archaeology and Museums and Central Board of film Censors (CBFC due to ban on recruitment.

(v) Cut imposed by Finance Division on Development Budget in Mid Year review meeting

(d) Nil.

(e) Final Development Grant was Rs. 182.802 million which was fully utilized.

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! یہ supplementary پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی جو total grant تھی، 1998-99 کے لئے وہ 527.302 تھی اس کے علاوہ supplementary grant بھی مانگی گئی 49.540 لیکن خرچ 478 ہے۔ جب سارے سال میں خرچ 478 ہے تو supplementary grant کی کیا وجہ تھی۔ Supplementary grant کیوں مانگی گئی جب کہ انہوں نے original grant بھی پوری خرچ نہیں کی ۔ اور دوسری بات یہ ہے جناب! کہ

اور non-release of funds by Finance Division with the close of financial year

diesel سے۔ تو یہ درست کہتے ہیں کہ پسنی میں سڑک کے کنارے پہ آپ کو Iranian diesel سستا مل جاتا ہے، ہوسکتا ہے، میں نہیں کہتا ہوں۔ میں نے رپورٹ مانگی ہوئی ہے چیف ایگزیکٹو کوئٹہ سے کہ یہ Iranian diesel یا sub- standard diesel جو سستا بکتا ہے اس کی وجہ سے تو نہیں ہوا۔ جس طرح honourable Senator صاحب کہتے ہیں کہ خراب ڈیزل استعمال کر رہے ہیں۔ آپ کی گاڑی اگر ڈیزل کی ہے تو اس کے nosal خراب ہو جائیں گے۔ انجن پورا تباہ نہیں ہوگا but I have to confirm this sir, confirm کرکے میں ضرور سینٹ کو آگاہ کرسکتا ہوں۔

دوسرا انہوں نے جو فرمایا 12 million سے دس ملین یا آٹھ ملین ریلیز ہوئے ہیں بلوچستان حکومت اور وفاقی حکومت نے جو اپنے counter part funds دینے تھے وہ ہمارے پاس نہیں آئے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ Next is deferred. Question No.35, Anwar Bhinder Sahib. Answer taken as read, any supplementary question.

5. * Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state:

(a) the total grant sanctioned for the Ministry in the annual budget 1998-99;

(b) the total amount spent by the Ministry during the year 1998-99;

(c) the total amount which the Ministry could not spend out of the said sanctioned budget and surrendered to the Government indicating also the reasons for surrendering;

(d) the excess amount which the Ministry spent in addition to the sanctioned budget till 30-6-1999 indicating also the reasons for spending this amount ;and

(e) the total developmental grant and the amount utilized out of it

اب انہوں نے صرف اس حد تک کیا ہے کہ direct کراچی سے جو تیل لیجایا جائے گا وہ وہاں ڈالا جائے گا۔ لیکن میں ان کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ ٹھیکیدار کراچی میں جو کوٹہ لیتا ہے وہ وہیں کراچی میں بیچتے ہیں اور تیل وہی Iranian ہوتا ہے جو ڈیزل وہ وہاں نزدیک سے لے کر ڈال لیتے ہیں، پرمٹ وہیں کراچی کا ہوتا ہے اور تیل وہیں کا ہوتا ہے اور وہیں کاغذوں میں تیل لے لیتے ہیں اور کاغذ ہی میں تیل بیچ دیتے ہیں۔ اس صورت میں جو بچا کھچا انجن ہے وہ بھی تباہ ہو جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ Government of Balochistan پسنی پاور پراجیکٹ میں اپنا share بہت پہلے دے چکی ہے ' ان کے وزیر اعلیٰ نے بار بار کہا تھا' میرے پاس اس کے documentsہیں اور تیسرا جو میں نے ضمنی سوال کیا تھا وہ یہ تھا کہ آپ نے 12 ملین رکھے تھے' صرف 8 ملین کیوں release کئے ہیں اس کی اصل وجوہات کیا ہیں؟ اس کا جواب مجھے گول مول ملا ہے۔ لہذا میں اس کا جواب clear cut چاہتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر پانی و بجلی۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب! پسنی جنریٹنگ اسٹیشنز ہیں میں sets ہیں ' دو کو over haul کیا گیا تھا اور parts آئے ہوئے تھے' تو جب بڑے انجن کو پورا کھولیں' تو آپ کا یہ جو rostrum ہے اس سے بھی انجن بڑے ہوتے ہیں' ان کو کھولیں تو naturally اس میں تھوڑی بہت teasing problems ہوتی ہیں ' وہ پورا لوڈ نہیں لے رہے' de-rate کئے ہوئے ہیں ' دو اور کو کھول کر کوشش کر رہے ہیں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پسنی میں Iranian diesel بھی ملتا ہے جو سستا ہے۔ لیکن اس کے contents اور جو پاکستانی ڈیزل ہے اس میں فرق ہے۔ یہ چار انجن originally جب import کئے گئے تھے تو ان کو فرنس آئل پر چلنا تھا۔ جب ان کو پسنی میں لگایا گیا تو فرنس آئل پر وہ ٹھیک کام نہیں کر رہے تھے اور یہ انجن multi fuel ہوتے ہیں جس طرح میں نے ابھی کہا شاہدرہ میں جو انجن ہمارے پاس چھ ہیں wasting House کے دو اور FIAT کے چار، یہ گیس پر بھی چل سکتے ہیں' high speed diesel پر بھی چل سکتے ہیں ۔ اسی طرح یہ بھی فرنس آئل پر چلنے چاہئیں تھے کیونکہ سستا پڑتا ہے پھر ان کو تھوڑی conversion کر کے high speed diesel پر کیا ۔ پاکستانی ڈیزل کے contents slightly بہتر ہیں Iranian

بھی areas develop ہوں ۔ اسی لئے پرائم منسٹر کے directive کے تحت ہم ایران سے کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں سے پاور مل جائے۔ ایک technical team نے شاید پرائم منسٹر صاحب کو summary بھی بھیج دی ہے ' اس ٹیم کے نام بھی ہم نے propose کر دیئے ہیں جو کہ mid August تک ایران جائے اور جا کر تمام technical feasibility دیکھے کہ جہاں سے inter connection ہو سکتے ہیں۔ Iranian point سے لے کر mund تک یا باقی جو areas ہیں جہاں سے economically ہو سکتا ہے ' اس بجلی کے transmission کی viability, feasibility cost کے بارے میں تمام چیزوں کو دیکھیں تا کہ جلد از جلد ہو سکے۔

اس کے علاوہ میں یہ بھی کوشش کر رہا ہوں کہ ہمارا generating station جو کہ شاہدرہ میں close down کیا ہوا ہے جس کے اندازاً 6 generating sets ہیں ' دو westing house ہیں ' تقریباً 18.5 mega watt rated capacity تھی ' اب پرانے ہو چکے ہیں ' وہ 1966ء ماڈل کے ہیں اور ادھر ہمارے پاس چار 1969ء ماڈل کے ہیں جو کہ Fiat کے ہیں ' وہ بھی اندازاً جب ٹھیک تھے تو 14.5 mega watt بجلی produce کر سکتے تھے۔ میں اگلے ہفتے تک پاور کے Senior Joint Secretary کو لاہور بھیج رہا ہوں ' میرے پاس initial report آئی ہے کہ بہت مہنگا ہو گا ' پرانے ہیں spare parts نہیں ہیں ' drawing نہیں ' اس کو وہاں لیجانا ' shed بنانا ' ڈیڑھ سال لگ جائے گا اور وہ کام کریں گے یا نہیں کریں گے ' یہ انہوں نے لکھ کر بھیجا ہے لیکن میں یہاں سے ' منسٹری سے اپنے Senior Joint Secretary کو بھیج رہا ہوں کہ وہ جا کر ان engines کو دیکھے ' ان تمام چھ کے چھ کو دیکھے اور جو ہو سکتا ہے وہ کرے۔ وہ ہم پہلے پسنی بھیج سکتے ہیں ' economics کیا ہوں گی ' ایران سے پاور آ سکتی ہے ۔ ان چیزوں میں ' میں personal دلچسپی لے رہا ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جناب حبیب جالب بلوچ صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب چیئرمین! المیہ یہ ہے کہ انہوں نے جس طرح سے اچھے خواب دکھائے اگر یہ خواب زندگی سے نزدیک ہیں تو شاید پورے ہو جائیں گے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ پہلے بھی میں نے یہ عرض کیا کہ پسنی پاور پراجیکٹ کا ایک انجن بچتا ہے وہ بھی اس لئے تباہ ہو گیا کہ انہوں نے میرے مسئلے کا نوٹس نہیں لیا کہ وہاں پر دو نمبر کا آئل استعمال ہوا ہے۔

exercise of economy measure دونوں inconsistent چیزیں ہیں۔ اصل بات کیا یہ تو نہیں ہے کہ funds ہی release نہیں ہوئے، economy وغیرہ کوئی نہیں ہوئی، funds release نہیں ہوئے اس لئے کم خرچ ہوئے۔

Mr. Chairman: Minister for Sports

جناب مشاہد حسین: جی دونوں چیزیں صحیح ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ اس میں جو 49 supplementary grants کا ذکر کیا ہے ان میں سے 39 million was given by the part of the cuts of the Finance Division جو last year کی تھی after nuclear test تو وہ وہاں سے withdraw ہوگئے۔ باقی جو 10 million تھا اس میں ہمارے economy measures بھی شامل ہیں۔ 4 9 میں سے جو 39 million تھا that was withdrawn, slashed because of the situation across the line تو 50% cut تھا اس پہ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: اس کا جواب نہیں آیا۔ جو آپ کی original grant تھی وہ پوری خرچ نہیں ہوئی تو یہ supplementary grant کیسے مانگی گئی۔

جناب مشاہد حسین: وہ supplementary میں include ہوا ہے جو 39 million ہے۔ Supplementary ہوتی تو ہم استعمال کرتے it was not even taken by us and that was already slashed as 39 million.

جناب چیئرمین: دیکھیں! supplementary یہ ہوتا ہے کہ آپ کا ایک sanctioned budget ہے، مثال کے طور پہ ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے بیس اور خرچ کر دیئے۔ تو اس کو آپ supplementary grant میں لیتے ہیں۔

جناب مشاہد حسین: انہوں نے total figure دیا ہے۔ میں نے آج صبح بریفنگ لی تھی کہ 39 million was already the one which was already cut off تو supplementary تو پھر بنتا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: تو پھر یہ جواب ہی غلط دیا ہوا ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: وہ supplementary grant تو نہ ہوئی جناب۔

جناب مشاہد حسین : بات تو یہ ہے جناب ! کہ ہم نے تو extra پیسہ خرچ ہی نہیں کیا۔ ہم نے تو saving کی ہے۔

جناب چیئرمین : Supplementary grant وہ ہوتی ہے کہ خرچ ہو چکا ہے۔ اس کو کہتے ہیں کہ ہم نے خرچ کر دیا ہے ہمیں supplementary grant supplementary grant دے دیں۔

Mr. Mushahid Hussain Syed: But in this case 39 million was already slashed.

جناب چیئرمین : جناب قطب الدین صاحب۔

خواجہ قطب الدین : جناب ! میرا سوال یہ ہے کہ اس منسٹری کے subjects بہت ہی important ہیں جیسا کہ culture, sports, tourism and youth affairs, so these are all very very important subjects, and they contribute directly to the development of this country. اس کے لئے جو allocation ہے why only 52 crore? This is my first question. The allocation to these subjects indicate that we are not giving the proper and due attention to the subjects. No.1. My second question is how much money has been spent under each of these heads, because then again we will know how much importance we give or how much work has been done under these subjects in the country. Tourism alone requires more than 100 crores, sir, because Tourism is such a big subject and it offers so much of opportunity for development, for earning foreign exchange, for providing employment and even to this important subject we feel 52 crores alone is not enough. So, this is my question.

Mr. Chairman: Minister for Sports and Tourism.

جناب مشاہد حسین : ویسے اس دفعہ ہمیں ذرا زیادہ مل گیا ہے۔ It is 568

ٹورزم کے بارے میں لوگوں کا خیال یہ ہے کہ اس پر تو کافی million,just more than that.

We have the Tourism Corporation. Ideally, organizations like - خرچ ہونا چاہیئے

Tourism,Sports, Television should not be getting any money from the Government,

ابھی ہم کافی خرچ کر رہے ہیں they should be generating enough resources.

For example, for next year, we are also spending - پہ developmental projects

money on developmental projects. We are having visits Pakistan year 2001. 10

For - اس دفع دیا ہے ہم نے Tourists sites کی improvement کے لئے million

example, the biggest problem in Tourist sites has been, the most of the tourist

sites don't even have toilets. اس کے لئے میں نے پہلی مرتبہ گرانٹ لی۔ میں نے کہا کہ

پہلا کام یہ کریں کہ اچھے اور صاف ستھرے باتھ روم بنائیں کیونکہ جو ٹورسٹ آتے ہیں وہ کہاں

جائیں بے چارے۔ 12 million صرف اس کے لئے کیا ہے۔ So, I think, we have a certain

constraints because ours is not the only ministry which gets money from the

Government and unless we have a financial problem which is cleared up. لیکن جتنی

بھی مل جاتا ہے اتنا میرے خیال میں کافی ہے فی الحال اور جتنی activity generate کر لیتے

ہیں I think, that's still quite admirable. Youth کو پیسہ کم ملا ہے وہ زیادہ ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین، جناب عاقل شاہ صاحب۔ ان کو پہلے پوچھ لینے دیں کیونکہ ان کا بھی تعلق ہے ٹورزم سے۔

سید عاقل شاہ: جناب! میں سپورٹس کے بارے میں پوچھنا چاہ رہا تھا مشاہد صاحب سے۔ بات یہ ہے جناب! کہ میں تو حیران ہوں اس بات پر جو انہوں نے کہی ہے کہ this amount was surrendered. جب کبھی کسی sports event کے لئے کوئی پیسہ مانگا جاتا ہے تو Pakistan Sports Board hands up کر دیتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی پیسہ نہیں ہے۔

دوسری بات میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ سپورٹس کی مد میں جو انہوں نے پیسے خرچ کئے اس میں سپورٹس کے لئے یا development of sports پہ کتنا خرچ کیا جاتا ہے اور ان کا administrative خرچہ کتنا ہے، ان کی تنخواہوں پہ کتنا پیسہ خرچ ہوتا ہے؟

Mr. Chairman: Minister for Sports.

جناب مشاہد حسین سید: جناب! جو surrender کی بات ہے وہ میں نے کہہ دی
ہے کہ یہ جو 39 million ہے it is only a book entry, it was not even there. دوسری بات
یہ ہے کہ کل ہماری میٹنگ ہے Pakistan Sports Board کے executive کی، جس میں عاقل شاہ
صاحب بھی تشریف لا رہے ہیں۔ All the Sports issues will be discussed. اور اس میٹنگ کا
credit also goes to the Government. We have broadened it. میں نے بلایا ہے سید
عاقل شاہ صاحب کو، ڈاکٹر نشاط ملک صاحب کو، پیپلز پارٹی کے جو ایم این اے ہیں پیر آفتاب شاہ
گیلانی صاحب کو، لطیف آفریدی صاحب ہیں فاٹا سے ان کو، and all these issues will be
discussed tomorrow at the PSB Executive meeting threadbare at 11.00 A.M. at
the PSB. And I also want to say that کہ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ Pakistan Sports
Board کے executives کی میٹنگ اب quarterly ہوتی ہے۔ پہلے یہ دو سال میں شاید ایک
دفعہ ہوتی تھی۔ اب یہ quarterly ہوتی ہے اور comprehensive ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب بشیر مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ: جناب میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب یہ
کہتے ہیں کہ ٹورزم ایک ایسا field ہے جس کو اپنے resource خود generate کرنے چاہئیں۔
میرے خیال میں آپ سے جو 2010 کے incharge ہیں انہوں نے یا شاید آپ نے خود فرمایا تھا،
میں نے شاید ریڈیو پر آپ کی تقریر سنی تھی یا ان کی سنی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ آپ نے
2001 کو Tourism کا سال declare کیا ہے۔ آپ نے کس خوشی میں declare کیا ہے۔ جب
آپ کچھ contribute نہیں کرتے الٹا آپ صرف تقریریں کرتے ہیں and the State is not
interested in developing the Tourism industry. because your opinion is that it
should generate its own resources, then why should we have a ministry or a
minister for that matter in the centre for the subject of tourism. اور پھر آپ جانتے
بھی ہیں، propagate کرتے ہیں اور اس کو support نہیں کرتے۔

So, this is a very loop sided policy. What I would request is that Pakistan

being very rich in tourism resource, the Government should pay, as my dear colleague, respected colleague, Mr. Qutabuddin has said, they should give proper consideration to the industry of tourism and developmesnt because the 21st Century will be the century of nature preservation and tourism.

Mr. Mushahid Hussain Syed: There are two different aspects to the honourable member's question. One is the need to promote tourism and project Pakistan as a tourism friendly destination. The second is, the financial budget given to the ministry,

وہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ اس ملک میں ٹورزم کے لئے کروڑوں روپے خرچ ہوئے اور میرے خیال
میں ضائع بھی ہوئے۔ The issue is not to pump in more money جو ضائع ہوتا ہے' جو
خرچ نہیں ہوتا ' we are being for the first time using money with lot of sense. 2001
کے لئے proclaim کیا ہم نے visit Pakistan year ایک پریشر ہم پہ بھی آ گیا ہے کہ we
دوسرا have to deliver and Pakistan for the first time will be put on an international
map. اس کے لئے conferences میں کرا رہا ہوں۔ Silk Road کی کانفرنس اس سال ہو رہی ہے۔
Tourism Workshops ہو رہے ہیں اور سارا ٹورزم 80% by the way Frontier and
Northern Areas and that is what we are trying to promote. It is very clear.
صرف پیسہ دینے سے نہیں ہوتا۔ پیسے کا اتنا خرچ ہوا ہے' میرے خیال میں پیسہ بڑا ضائع ہوا ہے۔
زیادہ تر پیسہ ' 80% پیسہ تو تنخواہوں میں جاتا تھا in the past. That is why we want to
have a different approach, اور میرے خیال میں آپ ہمیں credit دیں کہ ہم تو چاہتے ہیں کہ
tourist اور آئیں

and this is the battle not essentially of money, it is a battle of ideas, imagination. You are selling a product and the product is Pakistan tourism.

جناب چیئرمین: قطب الدین صاحب۔

Khawaja Qutabuddin: Sir, this is very important,

اور اس میں جو women development sector ہے

we have a separate ministry for that women in Pakistan are very backward, lot of attention has to be given to that and in sports the women are coming forward. We now have a cricket team, we now have a hockey teamand there are many sports which can be developed. So, I am really surprised to see here that the ministry has closed the Women Sports Board. What is the reason for that. Are we not going to give any incentive to the women sports? And my second question again is, that was the first one I had asked, that how much amount is being spent under each subject? Out of 52 crores how much amount is being spent for culture, how much amount is being spent for sports, how much amount is being spent for tourism and subsequently for youth affairs?

Mr. Chairman: Minister for Sports and Culture.

Mr. Mushahid Hussain: Sir, first of all the second question first. I don't have the specific heads. Over all

168 million rupees is then split and divided into the National Council of یہ ہے کے

I can collect ہے specific data جو Arts, the Lok Virsa and the related organizations.

it and give it to him. And as far as the Women Sports Board is concerned, it

was constituted for a particular purpose to have the Islamic Women Sports

main plea was that, Women Organization in 1997, اس وقت وہ cancel ہوگیا تھا

Sports Development is not necessarily linked with having a separate Women

Sports Board. وہ activities ساتھ چل رہی ہیں اور کرکٹ کی بات کرتے ہیں تو تین

and there are three different associations ابھی ہیں Women Cricket Associations

which are fighting with that.

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب۔

جناب زاہد خان : شکریہ جناب۔ جناب! ٹورزم کے متعلق آنریبل منسٹر صاحب نے خود کہا ہے، ہم خود اس کمیٹی کے ممبر ہیں اور انہوں نے خود کہا ہے کہ زیادہ ٹورزم ہمارے صوبے میں ہے اور پھر جس ڈویژن سے میں تعلق رکھتا ہوں، مالاکنڈ ڈویژن، زیادہ تر اسی میں ٹورزم ہے۔ اس میں hill areas ہیں، برف ہے اور بھی بہت سارے قدرتی مناظر ہیں۔ جناب چیئرمین! جب میں نے تجویز دی تو آنریبل منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ تو بہت اچھی تجویز ہے۔ میں ہیلی کاپٹر کا انتظام کرتا ہوں اور ہم نے چترال جانا ہے۔ ہمارے چیئرمین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہم نے لیٹر لکھا کہ آپ انتظام کر دیں، ہم فلاں تاریخ کو جا رہے ہیں تو منسٹری سے جواب آیا کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، ہم نہیں جا سکتے۔ جناب! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے ورکشاپ کی، ہم نے سیمینار کیا۔ آپ نے سیمینار کہاں کئے ہیں۔ آپ نے سیمینار میریٹ ہوٹل میں کئے، ائرکنڈیشنڈ میریٹ ہوٹل میں بیٹھ کر پیسہ ضائع کیا۔ سر، آپ خود بھی چترال گئے ہیں، آپ کے پاس سڑکیں ہی نہیں ہیں، آپ کے پاس کمیونیکیشن نہیں ہے، بجلی نہیں ہے، ٹیلی فون نہیں ہے، آپ کے ٹی وی کی نشریات وہاں نہیں آتی ہیں، آپ کیسے ڈویلپ کرتے ہیں۔ جناب! ایک نئی بات سن لیں، ابھی جب ہماری سب کمیٹی کی میٹنگ ہو رہی تھی تو منسٹر صاحب تو نہیں تھے لیکن منسٹری کے لوگ آئے اور ان لوگوں نے کیا کیا ہے کہ کنسلٹنٹ باہر سے بلوائے ہیں اور ان کو ادا کریں گے۔ منسٹر صاحب بتا دیں کہ کتنی تنخواہ ان کو دی جائے گی، کتنے لوگ ہیں۔ کیا اپنے ملک میں کنسلٹنٹ ختم ہو گئے تھے۔ پہلے بنیاد تو بنائیں، consultancy تو بعد کی بات ہے۔ جب آپ کے پاس بنیاد نہیں ہے تو باہر سے لوگوں کو بلا کر تنخواہیں کیوں دے رہے ہیں۔ کیا یہ حکومت، ملک اور قوم کا پیسہ ضائع نہیں جا رہا ہے۔ اس سے قوم اور ملک پر بوجھ نہیں پڑتا ہے۔ آپ کیوں ضائع کر رہے ہو۔

جناب چیئرمین : جناب منسٹر صاحب۔

جناب مشاہد حسین : پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کے سوال کے جواب میں، میں نے خود offer کی تھی کہ I would go there personally. اس وقت there were certain situations of national emergency, we could not go there. میں نے ان کو commitment دی ہے کہ اسی summer میں جائیں گے، انشاء اللہ ہیلی کاپٹر لے کر جائیں گے اور ہیلی کاپٹر

میں کسی نہ کسی طرح حاصل کر لوں گا وہ میں کر لوں گا۔ ان کی particular constituency میں جو جگہ ہے اس کا تعلق ہے۔ دوسری بات ہوئی consultancy کی۔ شکر کریں کہ مفت کا پیسہ ملا ہے یو این ڈی پی کا۔ ہمارا پیسہ نہیں ہے، وہ ہم ان سے لگوائیں گے۔ United Nations کو کہا ہے، ورلڈ ٹورزم آرگنائزیشن کو کہا ہے، یہ پراجیکٹ ختم ہونے والا تھا۔ When I took over as Minister, I sought it with them, میں نے کہا کہ آپ لوگ پیسہ دیں۔ وہ پراجیکٹ ختم ہو رہا تھا کہ جی یہ نہیں ہو رہا، وہ نہیں ہو رہا۔ I talked with Mr. Ishaq Dar اور ہم نے approve کروائے۔ وہ پیسہ باہر سے آ رہا ہے اور باہر والے دے رہے ہیں۔ ٹورزم ڈویلپمنٹ ماسٹر پلان 2011 کے لئے باہر سے expert بلائے ہیں اور equivalent number of experts, by the way پاکستان سے ہیں اور پاکستان کے experts کے لئے ہم نے ایڈورٹائز کیا ہے۔ ایک کمیٹی بنائی ہے جس سے میرا یا کسی اور کا کوئی تعلق نہیں، Chairman PTDC- senior Joint Secretary, M.D., PTDC اس کمیٹی میں ہیں۔ اس کمیٹی نے فیصلہ کیا یہ لسٹ دے کر۔ ہم نے بڑا transparent process کیا ہے۔ ایسی فکر نہ کریں کہ ہمارا پیسہ ضائع ہو رہا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بس جی، آپ کے کافی سوال ہو گئے ہیں۔ اب مندوخیل صاحب کی باری ہے۔ وہ بھی بلوچستان کے ہیں۔

صوبیدار خان مندوخیل: جناب! مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں باتیں بہت ہوتی ہیں اور کام کچھ نہیں ہوتا ہے۔ جیسے ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ سیمینار ہو رہا ہے، یہ ہو رہا ہے، وہ ہو رہا ہے اور انہوں نے خود agree کیا ہے کہ پچھلی حکومتوں نے tourism کا پیسہ خورد برد کیا ہے۔ اصلی جگہوں پر نہیں لگایا ہے۔ اس پر سب سے پہلے میرا یہ سوال ہے کہ جن لوگوں نے پیسہ خوردبرد کیا ہے کیا ان میں سے کسی کو قانون کے مطابق سزا ملی ہے یا کسی کو پکڑا ہے کہ یہ پیسہ کیوں خوردبرد ہوا ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ all over Pakistan بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں tourism کو ترقی دی جا سکتی ہے۔ جیسے زیارت، سوات، فرنٹیئر، پنجاب میں بہت سی جگہیں ہیں، ان کے لئے جیسے

کہ زاہد صاحب نے فرمایا infrastructure کی ضرورت ہے۔ The first and most important thing is the infrastructure. یعنی ٹیلیفون وہاں ہو، بجلی ہو، سڑک ہو تا کہ آسانی سے انسان وہاں پر جا سکے۔ آپ facilities کیا دیتے ہیں tourists کو، tourist جاتا ہے اور وہیں قتل ہو جاتا ہے، یہ تو ہمارے ملک کا حال ہے۔ میں نہیں جانتا کہ کیوں قتل ہوتا ہے، لیکن قتل ہوتا ہے۔ وہاں آنے کے لئے کوئی تیار نہیں۔ جناب! tourism میں اتنی آمدن ہے اور میں کہوں گا کہ ہانگ کانگ اور تھائی لینڈ سے زیادہ ہمارے ملک میں tourism کے مواقع ہیں اگر ہم لوگ اس شعبے کے لئے صحیح طریقے سے planning کریں۔ سب سے پہلے تو میں اس چیز پر objection کروں گا کہ consultants کی ضرورت کیا ہے۔ بنگلے بنانے ہیں، روڈ بنانے ہیں، یہ تو میں بھی کر سکتا ہوں، مشاہد صاحب بھی کر سکتے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! میرا بھی ایک سوال ہے۔

جناب چیئرمین: آخری سوال جناب۔

جناب مشاہد حسین سید: جناب! پہلے میں سوال کا جواب دے دوں۔ I will answer all the questions, don't worry. پہلی بات یہ ہے کہ I will take very strong perception to the fact کہ پہلے ہی ہمارے خلاف پروپیگنڈا ہے، کون سا tourist ادھر قتل ہوا ہے، کمال کرتے ہیں آپ، غلط پروپیگنڈا نہ کریں، کوئی قتل نہیں ہوا۔ Pakistani people are the most tourism friendly people. وہ ادھر قتل ہوتے ہیں، ادھر کوئی قتل نہیں ہوا۔ People take them very friendly. آپ پارلیمنٹ کے اندر یہ بات کریں گے تو یہ بات باہر جائے گی۔ پہلے ہی پروپیگنڈا ہو رہا ہے، اسامہ بن لادن اور یہ اور وہ------ہمیں اور تباہ نہ کریں، جو تھوڑا بہت tourism ہے، آپ اس کا بھی صفایا کرنا چاہتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے۔

دوسری بات یہ ہے I have already answered the question on the Tourism Master Plan. کوئی پیسہ پاکستان سے نہیں لگ رہا۔ It is UNDP Fund جو ہم نے لئے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پہلے جواب سن لیں پھر بات کریں۔

جناب مشاہد حسین سید: یہ جو پیسہ foreign consultants کے لئے ہے، یہ باہر

سے آیا ہے۔ We have only given a matching grant of 1.6 million سولہ لاکھ روپیہ جو سات پاکستانی consultants hire کیے ہیں، یہ ان کے لئے استعمال ہو گا جو ایک process کے تحت hire کیے ہیں۔ 1.6 million پاکستان نے دیئے ہیں، باقی سب پیسہ باہر سے آیا ہے۔

تیسری جو خوردبرد کی انہوں نے بات کی ہے، مجھے تو اس کا پتہ نہیں کہ کیا خوردبرد ہوا ہے، مجھے بتا دیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Yes, Mushahid Sahib.

Mr. Mushahid Hussain Syed: Sir, one other thing, I had seminars all over Pakistan. We had a seminar in Peshawar also. I am going next week to Quetta then we are going to Sawat at the end of next month.

ایسی کوئی بات نہیں کہ Marriot میں سیمینار ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: سوات جائیں تو مجھے ساتھ لے جائیں، میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔

جناب مشاہد حسین سید: ٹھیک ہے جناب، ۲۶ اور ۲۷ اگست کو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی انور صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں، میں نے پوچھا تھا کہ سابقہ سال میں development grant کیا تھی۔ وہ 182 million ہے۔ 182 million میرے اور تمام ہاؤس کے خیال میں ان چاروں شعبوں کے لئے بہت کم grant ہے۔ تو یہ grant اس کے لئے کتنی رکھی ہے اور کیا وہ sufficient ہے۔ اگر نہیں ہے تو کتنی grant sufficient ہوگی اور اس کے لئے آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں۔ ہمارے خیال کے مطابق اس شعبے کے لئے بہت بڑی grant چاہیئے۔ ہم تو support کرنا چاہتے ہیں اس معاملے میں آپ کی منسٹری کو اور ہم اس ہاؤس کی یہ رائے گورنمنٹ تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ یہ development grant کچھ بھی نہیں ہے۔ اگلے سال کے لئے آپ نے کتنی رکھی ہے؟ اور اس grant میں خاطر خواہ اضافہ کریں۔

جناب مشاہد حسین سید: اگلے سال کے لئے 276 million ہے جناب۔ ویسے تو وہ

بھی کم ہے لیکن question یہ ہے کہ I do not want to place unnecessary demands on the Ministry of Finance because we know the situation in the country کہ کیا requirements ہیں، کیا دوسری چیزیں ہیں جو اس limitation کے تحت ہم کرنا چاہتے ہیں۔ Fore example, we have got now a grant, جیسے کہ میں نے کہا کہ tourist side پر پہلی دفعہ we will have a construction of clean toilets. اگرچہ یہ چھوٹی سی بات ہے لیکن it have a larger impact. Tourist literature کے لیے ten million rupees we will have.

جناب چیئرمین: نہیں، problem is کہ toilets کو maintain کیسے کیا جائے۔ بن تو جائیں گے but how to maintain them اور وہ toilets تو آپ کو موبائل بھی مل جاتے ہیں۔

جناب مشاہد حسین سید: پہلے بن تو جائیں، maintain بھی کر لیں گے۔

(مداخلت)

جناب مشاہد حسین سید: That issue is linked with the culture of hygene. آپ پی آئی اے کے جہاز میں سفر کریں دو گھنٹے کے بعد you can not go to the toilet.

جناب چیئرمین: جواد ہادی صاحب۔

سید محمد جواد ہادی: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ ماشاء اللہ مشاہد صاحب ٹورزم کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ قبائلی علاقے اور خاص طور پر کرم ایجنسی اور پارہ چنار کے بارے میں جو ایک خوبصورت وادی ہے اور وہاں ٹورزم کے بڑے مواقع ہیں، کیا کوئی تجویز زیر غور ہے کہ وہ اس طرف توجہ دیں گے۔

جناب مشاہد حسین سید: کل رات کو discussion ہو رہی تھی۔ ایرانی وزیر کا کھانا تھا ایمبیسی میں تو میں نے کہا تھا کہ آپ کا جو پارہ چنار کا علاقہ ہے وہاں یہ قدم اٹھانا چاہئیے اور میں نے لطیف آفریدی صاحب سے بھی بات کی ہے for a FATA support festival تاکہ اس کو اجاگر کیا جائے۔ وہ انشاء اللہ پارہ چنار میں ہو گا۔

جناب چیئرمین: اکرم شاہ صاحب۔

جناب اکرم شاہ خان، شکریہ جناب چیئرمین۔ مجھے حقیقتاً بڑی حیرانی ہوئی کہ وزیر صاحب بار بار کہہ رہے ہیں کہ یہ باہر کا پیسہ ہے' یہ باہر کا پیسہ ہے۔ ہم نے جو ضروری consultants رکھے ہیں وہ باہر کے پیسے پر رکھے ہیں۔ تو باہر کا پیسہ کیا پیسہ نہیں ہوتا اور باہر کا پیسہ اگر قرضہ نہیں ہے' امداد ہے تو بھی کسی کا ہم پر احسان ہے یعنی کہ وہ کسی نے ہم کو امداد دی ہے۔ آخر وہ پیسہ ہے' اس کی قیمت ہے اور کسی کا ہم پر احسان ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ باہر کا پیسہ ہے تو ہم نے باہر سے consultants رکھے ہیں ۔ اسی طریقے سے باہر کا پیسہ کہتے کہتے اس وقت ہم ۳۶ ارب کے قرض دار ہو چکے ہیں۔ ایک۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ کیا اس باہر کے پیسے میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ آپ Consultants باہر سے بلائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ٹورزم ایسا محکمہ ہے جو خود فنڈ generate کرے۔ زیارت ہمارے صوبے میں ہے جہاں پر محمد علی جناح صاحب نے آخری دن گزارے۔ وہاں پچھلے دنوں میں فاتحہ پڑھنے جانا چاہتا تھا تو میں دس دن تک نہیں جاسکا۔ وہاں جانے کے لئے جیپ چاہئیے تھی' کوئٹہ سے جانے کے لیے۔ راستہ اتنا خراب ہو گیا ہے۔ اب وہاں پر ٹورزم کیا فنڈ generate کرے گی جب راستہ ہی وہاں پر نہیں ہے۔

تیسرا میرا سوال یہ ہے کہ ہمارے صوبے میں ہمارے پاس بہت سی جگہیں ہیں ٹورزم کے لیے لیکن ان کے بورڈ میں شاید ہمارے صوبے کی کوئی نمائندگی نہیں۔

تو میں دہراتا ہوں کہ باہر کا جو پیسہ ہے کیا اس میں یہ شرط تھی کہ Consultants آپ باہر سے بلائیں۔ ٹورزم فنڈ کیسے generate کرے گی جب وہاں پر راستہ ہی نہیں ہے۔ آپ وہاں پر فاتحہ خوانی کے لیے نہیں جا سکتے ؛ گھومنے کیسے جائیں گے اور ان کا جو بورڈ ہے آیا ہمارے صوبے سے اس میں کوئی نمائندگی ہے یا نہیں ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب مشاہد حسین سید : پہلی بات تو یہ ہے کہ answer to that is yes. انہوں نے گرانٹ دی ہے' قرضہ نہیں ہے جس میں کوئی string attached نہیں۔ اس میں شرط تھی کہ foreign Consultants ہوں جن کے پیسے وہ خود دیتے ہیں۔ دوسری infrastructure کی بات کی ۔ میرا خیال ہے کہ پہلی دفعہ بلوچستان کو اہمیت بھی اس گورنمنٹ نے دی ہے۔ First

from Karachi to Gawadar. 10 billion has ہو رہی ہے time Coastal Highway develop

ہمارے پی ٹی ڈی سی کے لوگ گئے ہیں' احسن اقبال صاحب already been allocated for that.

خود گئے ہیں ' راجہ نادر پرویز صاحب خود گئے ہیں ' dual carriage highway ہو گی۔ اس میں چھ

ٹورزم spots identify کیے ہیں۔ یہ پروجیکٹ صوبہ بلوچستان میں پہلی دفعہ ہو رہا ہے اور باقی

جو سڑکیں بن رہی ہیں فرنٹیئر میں ' ناران لنک روڈ اور دوسری روڈ ' آج ہی وزیر اعظم کوہاٹ ٹنل

کے لیے گئے ہیں which will help the province of Frontier and people of Pakistan اور

میں نے جو نیا Managing Director appoint کیا ہے ' جناب غفار مہمند he is from Swat.

جناب چیئرمین: زہری صاحب' زہری صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کیا زہری صاحب کو نہ موقع دوں؟ آپ کی پارٹی سے مٹہ صاحب نے سوال پوچھ لیے ہیں' زاہد خان نے پوچھ لیے ہیں۔ اگر آپ کو موقع نہیں مل رہا تو تھوڑا انتظار کر لیں۔

Qazi Muhammad Anwar: Should I go out ?

Mr. Chairman: No. No. You should just wait. Just little more patience.

Qazi Muhammad Anwar: That shows that I am not visible.

Mr. Chairman: No. No. Please, you are very visible. You are wearing a black coat. A little more patience. I only appeal to you for a little patience. I only request to you

تھوڑا سا patience show کیا کریں۔ It is correct کہ کبھی زیادہ وقت لگ جائے گا but I am not asking, you were asking question. ایک اور میں request کر لوں' request کی بات ہے آپ اس کو consider کر لیں۔میری عرض سن لیں کہ ایک دفعہ اگر ایک ممبر سوال پوچھ لے تو مہربانی کر کے دوبارہ نہ پوچھے تا کہ باقیوں کو موقع مل سکے۔ جی زہری صاحب۔

سردار ثنا اللہ زہری۔ جناب ہمارے دوستوں نے اتنی بحث کی ہے کہ supplementary question میرے ذہن سے نکل گیا ہے۔ جناب مختصر سا ہے۔ جس طرح مشاہد صاحب نے کہا ہے کہ بلوچستان کے لئے یہ گورنمنٹ کافی توجہ دے رہی ہے، روڈ بنا رہے ہیں coastal road بنا رہے ہے۔ وہ توخیر Communications Minister کا کام ہے، ہم ان کا شکریہادا کرتے ہیں کہ بلوچستان کے لئے ان کے دل میں درد ہے لیکن میں مشاہد صاحب سے پوچھوں گا کہ ہمارے علاقے میں ایک وادی ہے، بڑی مشہور وادی ہے، میرے district قلات میں آتی ہے، انہوں نے ہربوئی نام سنا ہو گا۔ وہ زیارت کی طرح بڑی خوبصورت ہے۔ وہاں صنوبر کے نایاب درخت ہیں، وہ ڈیڑھ سے دو ہزار سال پرانے درخت ہیں اورمیرے خیال میں واحدصنوبر کی نسل ہے جو زیارت کے بعد ہربوئی میں موجود ہے ۔ میں honourable Minister صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ آیا ہربوئی کے بارے میں ان کے ذہن کچھ ہے کہ وہ ان کو develop کرنا چاہتے ہیں یا نہیں کرنا چاہتے ہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Sports.

جناب مشاہد حسین سید - پہلی بات تو یہ ہے کہ always Ministry of Communications duel carriage کا it will have a positive impact on tourism اس سے سیاحت کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ اس لئے ہم نے کچھ tourist spots locate کئے ہیں۔ اس سڑک کے بننے سے employment کا فائدہ پہنچے گا، economy کا فائدہ پہنچے گا، tourism کا فائدہ پہنچے گا۔

دوسری بات جو ہربوئی کی ہے ، ہم Trourism Master Plan بنا رہے ہیں جس میں باہر کے experts ہیں ۔اس کا مقصد یہ ہے to privatize, have a list of priorities کہ کون سے areas کو promote کرنا ہے۔ So, our 2001 is successful اور جہاں invest کیا جائے ۔ہمارے experts بھی اس میں شامل ہیں اور اس کی وجہ سے انشاء اللہ باہر سے بھی investment آئے گی۔

جناب چیئرمین۔ جی قاضی انور صاحب، ایک منٹ، قاضی انور صاحب پوچھ لیں، ان کو اعتراض ہے کہ انہوں نے نہیں پوچھا۔

Qazi Muhammad Anwar: Question to the Minister is that is he aware that on Quetta Ziarat Road , for 22 kilometers there is no road, 22 kilometer . There is a diversion for 22 kilometer and the people have to go through another route, Is he aware of it? I just went last week.

جناب چیئرمین۔-جی-

Mr. Mushahid Hussain Syed: There is a Tourism Conference in Ziarat and I was told that this wuold be a problem, I am going to Quetta on 7th and 8th

انشاء اللہ

and I will be discussing this issue with the provincial government.

جناب چیئرمین۔ حاجی جاوید اقبال صاحب۔ آپ کا زہری صاحب ہو گیا ہے' اب ایک دو اور رہ گئے ہیں جنہوں نے ابھی نہیں پوچھا۔ میں ان سے کر لوں۔ حاجی جاوید اقبال صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین صاحب! شکریہ۔ ہمارے وزیر tourism میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ میں نے ان سے اکثر گلیات کے بارے میں بات کی ہے۔ گلیات اور کاغان میں ایسے علاقے ہیں جہاں پر tourism کو توسیع دی جا سکتی ہے اور انہوں نے مجھ سے وعدہ بھی کیا تھا کہ گلیات میں ایک دو conferences رکھوں گا اور وہاں ہم تیاری کریں گے اور آپ کو اطلاع دیں گے۔ میری ان سے یہ گزارش ہے کہ مری' گلیات اور گرد و نواح کا علاقہ بہت ہی حسین اورخوب صورت ہے خاص طور پر ناران' کاغان اور تھیا گلی۔ اس کے لئے انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں اور ان کے لئے کیا facility دی ہے اور آئندہ وہاں یہ کتنی کانفرنسیں کریں گے' کب کریں گے اور کیسے کریں گے۔

Mr. Chaiman: Minister for Sports

جناب مشاہد حسین سید۔ گلیات کے بارے میں میری Prime Minister صاحب سے خودبھی بات ہوئی تھی ۔ وہ جو road construction project ہے that is really

getting into gear. So, access to Nathia Gali and other areas is going to be there. ایک

اور جو project ہم تیار کر رہے ہیں by the way اور ابھی ہم recently Northern areas میں گئے تھے جس میں ہم Army کو بھی involve کر رہے ہیں کہ Northern areas میں جو tourism ہے، سکردو کا particular area ہے، جو side plains ہیں ان پر ایک نئی کمیٹی بھی بنی ہے۔ چیئرمین PTDC ہو گا، Tourism کا plus ایک بندہ Ministry of Kashmir Affairs اور ایک Army Chief سے بات کی تھی اور Chief of Army Staff has nominated somebody تو تینوں مل کے، اس میں Army بھی شامل ہو گی، infrastructure develop کریں گے اور just for information, may be, Aqil Shah would be interested ایک قراقرم کار ریلی بھی تیار ہو رہی ہے، اسی کام کے لئے۔

جناب چیئرمین۔ احسان الحق پراچہ صاحب! last question جی۔

جناب احسان الحق پراچہ۔ جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف سے یہ پتا کرنا چاہوں گا کہ tourism promotion کے لئے پاکستان کی embassies abroad بہت اہم role ادا کر سکتی ہیں۔ اب جب اپنا اصلی role ادا کرنے میں embassies ناکام رہی ہیں projection of foreign policy of Pakistan Government تو کیا وہ embassies کو trourism کی promotion کے لئے استعمال کرنا چاہیں گے۔

جناب چیئرمین۔ Minister for Sports.

Mushahid Hussain Syed: Sir, I am very grateful. This is a very relevant and pertinent question I think Senator Sahib would be pleased to hear, we have done two specific things. We got a directive from the Prime Minister; every embassy now has an officer who is dedicated to promotion of tourism. We don't have tourism attaches

لیکن اس کی ڈیوٹی لگ گئی ہے۔

Mr. Chairman: Just as we had trade officers.

کہ اتنی ٹریڈ ہو گئی ہے۔ اب یہ ٹورزم بڑھ جائے گی۔ Then we should have a

parliamentary officer to promote parliamentary affairs.

جناب مشاہد حسین سید ۔ شروع تو کریں ۔ I think, let us start with that اور دوسری بات یہ ہے کہ پی آئی اے کو ہم نے کہا ہے کہ PIA should also carry tourism literature. Another thing I would like to say that I am very grateful that the House has demonstrated such a strong interest in tourism that I would like to have a comprehensive briefing on tourism for the members of the Senate. So they can give other suggestions and this should be two three hours briefing in which Mr. Chairman, you should also be there.

جناب حسین شاہ راشدی ۔ جناب مشاہد حسین صاحب جو دلچسپی ٹورزم میں لے رہے ہیں وہ بڑی قابل قدر ہے ۔ اب تک انہوں نے جو جواب دیئے ہیں وہ یہ ہیں کہ آئندہ کے لئے وہ کوئی tourism spots develop کر رہے ہیں۔ آگے شواہد بتائیں گے کہ کیا حالت ہوتی ہے ۔ موہنجوداڑو بین الاقوامی شہرت رکھتا ہے مگر موہنجوداڑو میں کوئی ٹائیلٹ' ریسٹ ہاؤس ' کیفے ٹیریا نہیں ہے کہ جو لوگ وہاں جائیں' جو غیر ملکی tourist وہاں جاتے ہیں اور روزانہ tourist آتے ہیں' ان کے لئے انہوں نے کوئی انتظام نہیں رکھا۔ اس کے علاوہ بھی سندھ میں متعدد ایسے مقامات ہیں جو ٹورزم کے لئے attraction رکھتے ہیں۔ اس کے لئے میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ کچھ کریں ۔ پھر سندھ میں ایک گورکھ ہل کا پہاڑی علاقہ ہے اس کو بھی develop کیا جائے۔ وہ بڑا پر فضا مقام ہے اور کم از کم جو قرب و جوار کے لوگ ہیں یا کراچی کے لوگ ہیں جو گرمیوں میں دوسری جگہوں پر جاتے ہیں وہ وہاں آ سکتے ہیں ۔ خاص طور پر موہنجوداڑو کے لئے میں وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں ۔

Mr. Mushahid Hussain Syed : The question is in two parts. میں دونوں کا جواب دیتا ہوں ۔ پہلے ایک authority for preservation or protection of Mohinjo Daro under Justice (Retired) Abdul Qadeer Sheikh Sahib تھی ۔ وہ دو تین سال پہلے ختم ہو گئی تھی ۔ اب ہم نے ایک Executive committee under the Governor بنائی ہے جس میں Sindh representation بھی ہے۔ اس میں حسین شاہ راشدی صاحب ہیں'

سندھ کے ایڈیٹرز بھی ہیں ، ایم کیو ایم کے سینیٹر آفتاب شیخ صاحب بھی ہیں ۔ اس اتھارٹی کے علیحدہ فنڈز ہیں اور اتھارٹی کے پاس کوئی چھ کروڑ روپیہ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ یہ خود فیصلہ کرے کہ اسے کہاں خرچ کرنا ہے اور یہ جو toilets وغیرہ کی بات کی گئی ہے I totally agree with it. One of the major problem is that ایک تو وہاں پانی کا seepage ہے ۔ دوسرا مسئلہ clean toilets and other facilities کا ہے ۔ We are trying to work it out. دوسری جو گورکھ ہلز کی بات ہے، یہ بڑے مزے کی بات ہے کہ پچھلے سال وزیر اعظم صاحب، میں اور لیاقت جتوئی صاحب اور اس وقت کے گورنر صاحب وہاں گئے تھے and we spent a night there also in Gorikh Hills which is the first time that any Prime Minister of Pakistan has spent a night in Gorikh Hills. ہم tent میں رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر میں گئے تھے ۔ It is a beautiful place اس میں کافی investment کی ضرورت پڑے گی۔ سندھ کے حوالے سے یہ highest elevation in Sindh, it is worth of that بلکہ ادھر بڑے اچھے cultural programmes بھی ہو سکتے ہیں ۔ It is one place which is worthy. It requires a lot of investment.

Mr. Chairman: Mukhtar Sahib.

Major (Retd.) Mukhtar Hussain: Sir, the minister has just mentioned about different places. I would like to tell him that as far as the environmental aspect is concerned, it is one place which is safe from pollution, trash etc. So, when they go in for such places, they should keep in mind the environmental impact on these places.

آپ سیف الملوک کو دیکھیں That is dirty like anything ابھی انہوں نے اس کی کچھ صفائی وغیرہ کی ہے۔

They moved up to those places but it is a very important aspect because in their keen-ness when they are developing these places, they don't just keep any notice of the environmental aspect of these places.

Mr. Mushahid Hussain : Very good point about environmental issues.

سیف الملوک کا ہی نہیں mountain peace کا بھی ایشو ہے، جو لوگ جاتے ہیں وہ bear cans دوسرے cans لے جاتے ہیں۔

And there is a lot of litters and a lot of *garbage* there which has to be cleared up. Every policy is being formulated with an environmental friendly approach.

Mr. Chairman: Question Hour is over. Leave Applications.

36. * Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Religious Affairs, Zakat, Ushr and Minorities Affairs be pleased to state:

(a) the total grant sanctioned for the Ministry in the annual budget 1998-99;

(b) the total amount spent by the Ministry during the year 1998-99;

(c) the total amount which the Ministry could not spend out of the said sanctioned budget and surrendered to the Government indicating also the reasons for surrendering,

(d) the excess amount which the Ministry spent in addition to the sanctioned budget till 30-6-1999 indicating also the reasons for spending this amount ; and

(e) the total development grant and the amount utilized out of it duirng the said year?

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: The detailed information required to be incorporated in the subject question is being collected from the allied offices of the Ministry. Reply Inshallah would be made available in the

next rota day of the Ministry.

37. * **Haji Javed Iqbal Abbasi:** Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to the Senate starred question Nos. 18 and 79 replied on 26th January and 23rd April, 1999, respectively and state the progress made so far for improvement of low voltage of electricity in village Pashai, District Haripur?

Mr. Gohar Ayub Khan: Only the job of augmentation of 50 KVA by 100 KVA transformer is pending cut of the approved work due to stay order taken by Mr. Mushtaq Hussain Shah a representative of village Pakshai. Work will be completed on priority on vacation of Stay-Order.

38 * **Mr. Muhammad Tahir Bizenjo:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that Government of Balochistan has recentl y requested to Federal government for construction of 53 delay action dams in Quetta, Pashin, Mastung and Mangochar, if so, whether the Government has accepted the requests and the time by which work will be started on these dams?

Mr. Gohar Ayub Khan: Yes. The project, Groundwater recharge of Pishin, Quetta, Mastung and Mangochar valleys was approved by ECNEC in its meeting held on 28-5-1994 at a cost of Rs. 436.546 Million with the direction that Government of Balochistan should make appropriate allocation in their ADP (1994-95) to avoid any cost over-run. The project is aimed at constructing 53 delay action dams, siltrraps, terraces, check dams and afforestation in the catchment of 53 delay action dams. The project was originally scheduled to be implemented in five years, from July 1994 to June 1999.

During the Fiscal year 1999-2000 as sum of Rs. 50 million has been allocated to the project in the Federal PSDP. It is hoped that work on the project will be commenced during the currency of the year.

39. * **Mr. Muhammad Tahir Bizenjo:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideation of the Government to purchase electricity from Iran for the Pakistanis areas near Iranian Border, if so, its details?

Mr. Gohar Ayub Khan: Yes, a proposal is under active consideration of Government of Pakistan, and a Technical Committee is due to visit Iran at a mutually convenient date.

40. * **Mr. Muahmmad Tahir Bizenjo:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of villages in Balochistan electrified during the tenure of present regime?

Mr. Gohar Ayub Khan: 111 villages have been electrified in Balochista n Province during the tenure of present regime (3/97 to 6/99).

41. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Federal Government Employees Housing Foundation had allotted plots to the Federal Government Employees in Regi Lalma Township Housing Scheme, Peshawar; and

(b) whether it is a fact that the said plots have not been developed so far, if so, its reasons and the time by which the passession of these plots will be handed over to the allottees?

Mr. Asghar Ali Shah: (a) Yes.

(b) The Peshawar Development Authority (PDA) has not yet undertaken development works of the scheme. The PC-I of the Scheme has yet to be approved by the P&D Development of Provincial Government of N.W.F.P. The land occupied by Afghan Refugees, falling in the Scheme, is being vacated by the Provincial Government.

(c) The possession of the developed plots will be handed over to the allottees as and when developed plots are handed over to the Housing Foundation by the Peshawar Development Authority.

42. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) whether it is a fact that petrol and oil samples were c ollected from PSO pump, Blue Area and Shell Petrol Pump, near Convention Hall, Islamabad and was recently sent to laboratory for test; and

(b) whether it is also a fact that the laboratory report of both the samples is not satisfactory, if so, the action taken by the Government against these pumps?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) Yes.

(b) Yes.

- PSO suspended supply and recovered fine of Rs. 100,000 from M/s. Zoom petroleum Services.

- M/s. Shell Pakistan Ltd. were advised to suspend supply of M/s. Club Filling Station and restore the same after recovery of a fine of Rs.100,000 to be deposited in the GOP Treasury. M/s. Shell Pakistan Limitedhowever have shown some reservations on sampling and testing

procedure which are being reviewed.

43. * **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the steps taken by PSO to check dumping and mixing of Petroleum products?

Ch. Nisar Ali Khan: Steps Against Dumping.

All Oil marketing Companies including PSO reduced the allocation of petrol by 18- 20% and HSD by 30- 57% to far flung special rate areas on the basis of actual sale potential ascertained by ground survey in February, 1997.

Steps Against Adulteration.

(a) PSO has maintained an ongoing campaign since April 1997 and collected a fine of Rs. 7.025 million from first time defaulting dealers.

(b) PSO has introduced mobile labs, for spot checking of the quality of products sold by their retail outlets.

44. * **Dr. Safdar Ali Abbasi:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the residents of New Mughalabad Factory quarters, Rawalpindi are facing acute shortage of water; and

(b) whether it is also a fact that maintenance work is not being done in these quarters for the last fifteen years?

Mr. Asghar Ali Shah: (a) No. The residents of Block NO.2, 3, 4 and 5 only of New Mughalabad quarters faced some problem during the peak of the summer season due to overall shortage of water supply form the M.E.S. authorities which is a common phenomenon not only for these quarters but also for almost the whole Rawalpindi city.

(b) No. In fact, the proper and complete maintenance work of these quarters was last carried out druing the Fiscal year of 1993-94. Although the painting work etc. has not been carried out since then due to financial constraints but day to day maintenance problems of these quarters are being attended to regularly by the work charged staff of the concerned enquiry office.

45. * **Mr. Aftab Ahmad Sheikh:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) whether there is any proposals under consideration of the Government to buy natural gas @ 2.1$ per 100 cubic feet from Turkmanistan;

(b) whether it is also a fact that gas is being supplied to the industries in Pakistan less than the rate of 1$ per 100 cubic, if so, the reasons for purchasing gas at higher rates from Turkmanistan; and

(c) whether it is further a fact that 24 trillion cubic feet gas reserves are available in the country which is quite sufficient for the next 50 years?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) No.

(b) Yes. The current gas price for industrial consumers is Rs. 102. 46/1000 cubic feet (MCF) approx. US$ 1.97/MCF). The imported gas from Turkamanistan delivered at Multan will be paid at 75% of the imported price of fuel oil subject to a minimum of US $ 1.65/MCFT and a maximum of US $ 2. 05/MCFT. These bench mark prices have not yet been beaten by any other gas import project. Beside these prices will be lower than the price of gas produced from the newely discovered field in the country.

(c) The total gas reserves including new discoveries are estimated at 25 TCF (21 TCFT of sui quality). Each field has different characteristic viz quality and production level. Therefore it would not be possible to suggest a time frame for the use of these reserves. However on an average basis these reserves are estimated to last for about 20 years at the projected rate of production.

46. *** Mr. Nisar Muhammad Khan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to the Senate starred question NO. 207 replied on 29-5-1997 and state:

(a) whether it is a fact that the WAPDA had approved the electrification of village Sencha, P/o Lohara Tehsil Shakargarh, District Narowal in 1997-98, if so, the reasons for not electrifying the said village so far; and

(b) the time by which the said village wil be electrified?

Mr Gohar Ayub Khan: (a) Yes! Electrification was approved in 1996-97. The work could not be taken in light of the ECC decision circulated vide u.o.No. PIII-4(7)/92, dated 17-3-1997 because priority was to be given to on-going schemes.

(b) The village will be considered for completion if it is recommended by the completion if it is recommended by the concerned honourable Member of National Assembly/Senator.

47. *** Mr. Muhammad Anwar Khan Durrani:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a 50 K.V. transformer installed at village Patel Kalan, Tehsil Shakargarh, District Narowal does not meet the

requirment of the consumers of the said village; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to replace the same by a high power transformer, if so, when?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) 50 KVA transformer installed at the said village is slightly over loaded and at present about 100 No. consumers are being fed from this transformer.

(b) Yes. The existing 50 KVA transformer will be augmented with 100 KVA transformer within a month.

48. * **Mr. Muhammad Anwar Khan Durrani:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to supply electricity to village Shahzadpur, P.O. Rambri, Tehsil Shkargarh, District Narowal, if so, when?

Mr. Gohar Ayub Khan: Village Shahzadpur was nominated for electrification by Major Retd Muhammad Khalid Chairman District Social Action Board (DSAB) Narowal under P.M's Directive JS (Pub)/254733/34580 dated 23-7-1996.

The village Shahzadpur was surveyed and found feasible for electrification. The work order for its electrification was prepared, but before start of physical work, the decision of ECC circulated vide u.o. No. PIII-4(7)/92 dated 17-3-1997 was received in WAPDA, in the light of which the electrification work on above village was not started because priority was to be given to on-going schemes.

The village will be considered for completion if it is recommended by the concerned Honourable Member of the National Assembly/Senator.

49. * Mr. Muhammad Anwar Khan Durrani: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to supply electricity to village Dongray Khurd, P.O. chackri, Tehsil Shakargarh, District Narowal, if so, when?

Mr. Gohar Ayub Khan: There is no proposal under consideration of the Government to electrify this Village as the scheme does not have the 'approved' status.

50. * Mr. Sadaqat Ali Jatoi: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of villages in Sindh eletrified/not electrified so far with district-wise break-up?

Mr. Gohar Ayub Khan: The district-wise break-up of 6931 villages electrified so far is shown in Annex "A" Break-up of 1541 villages in process of electrification is shown in Annex "B".

YEAR WISE NO. OF VILLAGES ELECTRIFIED IN DISTRICTS OF SINDH

Annexure A

SR NO	DISTRICT	YEAR 1990-91	YEAR 1991-92	YEAR 1992-83	YEAR 1993-94	YEAR 1994-95	YEAR 1995-96	YEAR 1998-97	YEAR 1997-98	YEAR 1998-99	TOTAL
1	HYDERABAD	38	58	49	65	136	131	43	27	35	580
2	BADIN	11	24	56	59	76	65	10	20	10	331
3	MIRPURKHAS	—	64	136	46	147	69	19	12	25	518
4	UMER KOT	—	—	—	—	51	38	15	3	2	109
5	THATTA	19	20	19	25	52	38	22	8	14	215
6	THARPARKAR	58	15	7	4	20	14	3	1	—	122
7	NAWABSHAH	71	75	55	188	264	306	119	11	1	1090
8	N.S.FEROZE	102	93	43	37	127	58	20	5	7	492
9	SANGHAR	49	37	58	46	93	62	38	8	9	395
10	SUKKUR	54	19	54	25	57	40	14	5	6	274
11	GHOTKI	—	—	—	17	27	26	8	14	7	99
12	KHAIRPUR	68	1Ω	88	37	102	53	20	3	4	425
13	LARKANA	53	72	71	240	234	220	71	9	12	982
14	JACOBABAD	101	(1Ω	75	103	95	51	3	14	18	540
15	SHIKARPUR	14	16	8	17	32	40	3	2	4	134
16	DADU	45	13	44	82	211	63	13	26	17	575
17	KARACHI	—	—	—	—	18	30	1	—	—	49
	TOTAL	680	0O8	759	991	1742	1304	420	168	171	6931

C:\ABSTRACT\COMP

Annex-B

DISTRICT WISE ABSTRAT OF ON-GOING VILLAGES

AS ON 30-05-99

SR. NO.	DISTRICT	NO. OF ON-GOING VILLAGES				
		IBRD	OECF	P-PROG	OTHER	TOTAL
1	BADIN	31	2	4	15	52
2	DADU	59	5	—	10	74
3	GHOTKI	68	4	11	4	87
4	HYDERABAD	35	5	16	1	57
5	JACOBABAD	181	1	2	10	194
6	KHAIRPUR	61	5	1	1	68
7	LARKANA	219	2	—	4	225
8	MIRPURKHAS	25	1	32	1	59
9	NAWABSHAH	263	—	—	33	296
10	NAUSHAHROFEROZE	105	1	—	21	127
11	SANGHAR	92	1	1	1	95
12	SHIKARPUR	47	—	—	—	47
13	SUKKUR	31	2	—	—	33
14	THATTA	21	3	18	8	50
15	UMER KOT	48	2	1	—	51
16	THARPARKAR	6	—	1	—	7
17	KARACHI	—	19	—	—	19
	TOTAL	1292	53	87	109	1541

C:\ABSTRACT\ON-GOING

51. * **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number of KPOs working on daily wages basis in WAPDA computer centre, Islamabad, indicating also their length of service; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to regularise the services of the said employees, if so, when?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) The information is enclosed at Annexure-A.

(b) No.

Annex 'A'

The following 5 Nos. Key Punch Operators are working on daily wages basis at WAPDA Computer Centre. Islamabad at present:-

S. No.	Name	Working with effect from
1.	Mr. Khalid Hussain	30-10-1997
2.	Mr. Muhammad Arif	30-10-1997
3.	Miss Sarwat Jabeen	16-04-1998
4.	Mr. Nadeem Anwar Bangash	17-04-1998
5.	Mr. Sajjad Ahmad	25-04-1998

52. * **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the number of applications for allotment of Government houses on out of turn basis received during the year 1996; and

(b) the number of the said applications approved/not aproved

indicating also the names, designation and department of the applicants?

Mr. Asghar Ali Shah: (a) 1813 applications for allotment of Government houses on out of turn basis were received during the year 1996. Details are placed at Annex 'A'.

(b) 724 cases approved. Details at Annex 'B'.

(Annexures have been placed on the Table of the House and copies have also been provided to the Member).

53. * **Dr. Abudl Hayee Baloch:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to increase the rental ceiling of government employees, if so, its details?

Mr. Asghar Ali Shah: Yes. The proposal to increase the rental ceiling of Federal Government Servants in BPS 1- 22 at six specified stations is under consideration in consultation with the Finance Division.

54. * **Mr Muhammad Zahid Khan:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether any alloction has been made in the present budget for supply of Natural Gas to Mengora and But Khela, if so, its details and and if not, its reasons?

Ch. Nisar Ali Khan: The estimated cost of the scheme for supply of gas to Mingora is Rs. 383 million which includes Rs. 347 million for the high pressure transmission line and to start the work on the scheme the Company needs at least the funds required for laying of the transmission line in the first phase. So far only Rs. 100 million have been released by the Government. The Company has requested the Government to release the remaining funds to enable

it to start the work on this project.

55. * **Mr. Bashir Ahmad Matta:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that Federal Lodges like Chamba House Lahore and Qasr-i-Naz Karachi are being privatized; if so, whether any alternate arrangements are being made for the lodging of Members of Parliament and Government Officials?

Mr. Asghar Ali Shah : (a) Yes, privatization of Federal Lodges like Chamba House Lahore and Qasr-i-Naz Karachi is under process by the Privatization Commission.

As regards the alternate arrangement for lodging of the Members of Parliament and Government Officials, ther is no such proposal under consideration by the Government at present.

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

3. **Mr. Muhammad Anwar Khan Duraani:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the electric wires have been laid without poles in village Ghusial, Mohallah Nazer Din Jamadar, Tehsil Shakargarh, District Narowal, if so, the reasons thereof; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to erect electric poles in the said Mohallah, if so, when?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) There is no need of additioanl pole/conductor. Electrification of this village is according to the specification and design.

(b) There is no proposal under cosideration of the Government for erection of additional poles in this Mohallah Mr. Nazer Din Jamadar of said village is constructing a new house wherein 2 poles are required for energization. The same will be installed at the cost of the application as and when he applies for the same.

4 **Mr. Saiffullah Khan Paracha:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the details of the proposal for storing flood water of rivers of Pakistan;

(b) the details of the proposal for storing flood water fo rivers in CHOLISTAN for proper use in LOWER PUNJAB AND SINDH;and

(c) the details of the proposal to store flood water of rivers in storage lakes in the river beds of RAVI, SUTLEJ, AKARHO AND GHAGAR?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) In ranking study completed by Montreal Engineering Company (MANANCO) two Major Storge Dams on River Indus have been indentified namely Yugo and Diamir (Bhasha) after Kalabagh. WAPDA has also indetified dams such as Munda on River Swat, Kurram Tangi (Khurram River), Gomal Zam (Gomal River) in NWFP. Similarly in Balochistan, Mirani Dam on River Dasht, Hingol Dam (River HIngol) and Naulong Dam on Mullah River.

(b) Ministry of Water and Power has not been involved in any such study.

(c) Ministry of Water and power has not been involved in any such study.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ خواجہ قطب الدین صاحب ناگزیر وجوہات کی بنا پر گزشتہ 98th اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ انہوں نے اس اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ فاروق احمد خان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 29th & 30th Julyکے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Now, we come to privilege motions.

POINT OF ORDER RE: APPEARANCE OF CRICKETERES BEFORE THE EHTESAB BUREAU.

چوہدری اعتزاز احسن ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! آج کے اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر مجھے بہت دکھ ہوا ہے ۔ آپ دیکھیں کہ ہم اپنے بچوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں - یہ خبر ہے۔

" وسیم اور اعجاز کو جائیداد اور اکاونٹس کی تفصیل دیکھ کر ماتھے پر پسینہ آ گیا۔ احتساب بیورو میں مسلسل دوسرے روز بھی پیشی' بیان دیتے وقت کرکٹ سٹار بار بار پانی پیتے رہے۔ عدالت جانے کا بیان کیوں دیا۔ احتساب بیورو کے ذمہ دار افسر نے اعجاز احمد کو جھاڑ پلا دی۔ صبح ساڑھے گیارہ بجے سے شام چھ بجے تک پیشی بھگتی۔ سیف الرحمان سے دوسرے دن بھی ملاقات ہوئی"۔

جناب چیئرمین! یہ جو احتساب بیورو ہے اس کا ایک احتساب ایکٹ' ۱۹۹۷ء ہے۔ میں چاہوں گا کہ بھنڈر صاحب اس معاملے میں تھوڑی سی توجہ فرمائیں۔ ہمارے سینئر وکیل ہیں۔ چونکہ وزیر جو بھی متعلقہ ہے جو بھی سپورٹس سے متعلقہ ہے' وہ بھی موجود ہے۔ جناب چیئرمین! احتساب بیورو جو ایک احتساب ایکٹ کے تحت بنا۔ اس ایکٹ کے علاوہ اس کی کوئی اتھارٹی نہیں

ہے۔ اب صبح ۸ بجے سے شام ۶ بجے تک ان قومی کرکٹروں کو اگر مجبور کرکے بٹھایا گیا ہے تو میں کہوں گا کہ ان کو حبس بے جا میں رکھا گیا۔ ان بچوں کا کیا قصور ہے؟ فائنل تک تو پہنچ گئے۔ اب دیکھیں احتساب ایکٹ ۱۹۹۷ء کو۔

It shall apply to the holders of public office since the 6th day of November, 1990.

مجھے بتائیں کہ کرکٹ کا کونسا کھلاڑی holder of public office ہے کیونکہ holder of public office بھی اس میں defined ہے۔ اب holder of public office ہے۔

A holder of public office means a person who: (i) has been the President or the Governor of a province.

(ii) is or has been the Prime Minister, Chairman Senate, Speaker National Assembly, Deputy Chairman Senate, Deputy Speaker National Assembly, Federal Minister, Minister of State, Attorney General and other Law Officers appointed under the Central Law Officers Ordinance, 1978.

الغرض any other person with an office or with the rank or status of a Federal Minister of State. As there has been the Chief Minister of province. اب وہی صوبے کو بھی apply کر رہا ہے۔ پھر ہے۔

" is holding or has held an office or post in basic pay scale-18 and above in the service of Pakistan or any service in connection with the affairs of the Federation or of the province or of the local council constituted under any Federal or provincial law relating to the Constitution of local council, equivalent pay scale of management in corporations, banks, financial institutions, firms or any other institutions or organizations established or controlled or administered by under the Federal Government or a provincial Government, other than a person who is the member of the Armed Forces or for the time being"......

اب other than آ گیا other than کو چھوڑ دیں کیونکہ یہ exception ہے

"is holding or has held an office or post in basic pay scale-17 or below of the

nature specified in sub-Clause (4) and is involved in an offence committed by a person or persons following with the sub section (1) to (4), is or has been the Chairman, Vice Chairman of zila council and municipal committee",

یہ ان کے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین ! اس میں مجھے کہیں نظر نہیں آتا کہ کرکٹ کا opening batsman چاہے وہ ٹیسٹ کھیل رہا ہے' چاہے وہ وکٹ کیپر ہے چاہے وہ باؤلر ہے' which post does he hold ? Is he a holder of public office ? He is not a holder of public office. ہے

احتساب بیورو کس طرح مجاز ہے۔ یہ ذہنی طور پر جبر کر رہے ہیں۔ یہ بچے قومی ہیروز ہیں۔ فائنل تک پہنچ گئے ہیں۔ کیوں یہ ان کا اعتراف نہیں کرتے۔ ٹھیک ہے۔ آپ نے سارے ملک کا سودا کر دیا۔ یہ بیچارے فائنل میں پہنچ گئے ہیں۔ یہاں قوم بیٹھی ہے' ہر game کو دیکھ رہی ہے۔ یہاں اتنی transparency ہے۔ دو decision بھی ان کے خلاف ہوتے ہیں۔ غلط ہوئے ہیں۔ TV کے اوپر ہر game آ رہا ہے۔ آپ لوگوں سے پوچھ لیں۔ کسی ملک نے کیا ہے کہ کوئی ٹیم فائنل تک پہنچی ہو' World Cup Final تک پہنچنا آسان کام نہیں ہے' معمولی بات نہیں ہے۔ ان کو عزت دینی چاہئیے تھی' ان کے پیچھے پڑ گئے ہیں اور کوئی اختیار نہیں ہے' jurisdiction نہیں ہے۔ جناب ! یہ چونکہ ادھر سے آنا چاہتے ہیں' میں پڑھنا صرف یہ چاہتا ہوں کہ یہ corruption and corrupt practice کے بارے میں ہے' اس میں other person آ جاتا ہے۔ لیکن اس حوالے سے' ہولڈر آف پبلک آفس کے حوالے سے other person آتا ہے ۔ اگر میں holder of public office ہوں اور کوئی آ کر مجھے رشوت دیتا ہے تو وہ آدمی آ جاتا ہے۔ Yes. But by reference to a holder of public office پہلے holder of public office تو define ہو۔

جناب چیئرمین ! میں آپ کی وساطت سے اس معاملے کو بڑے شدید انداز میں اٹھاناچاہتا ہوں۔ اس طرح یہ تمام کھیلوں کا بیڑا غرق کر دیں گے۔ آپ کو عرض کروں کہ پہلے ہی پاکستانی میں بڑا مسئلہ ہے کہ ہمارا معاشرہ تفریح کے اتنے مواقع فراہم نہیں کرتا ۔ دنیا میں کسی capital میں چلے جائیں ' لوگوں کی تفریح کے لئے' لوگوں کی diversion کے لئے ' اتنے مواقع ہوتے ہیں' تھیٹر ہوتے ہیں' سینما ہوتے ہیں' گیمز ہوتےہیں' پارکس ہوتے ہیں۔ ہر کوئی اپنے بچوں کو لیکر تفریح کرتا ہے۔

ہمارا معاشرہ تو ایسا ہو گیا کہ پارک میں میاں بیوی گئے ہوں تو کوئی نہ کوئی اس قسم کا بندہ جو دوسروں کے معاملات میں دخل دینے کی اپنے اندر سرشت اور جذبہ رکھتا ہے وہ آ جاتا ہے کہ بتاؤ بھئی یہ تمہاری بیوی ہے' نکاح نامہ ہے۔ پولیس والے رشوت لینے کے لئے پوچھتے پھرتے ہیں۔ اس معاشرے میں جہاں شریف لوگ گھروں سے باہر نکلتے ہوئے گھبراتے ہیں' ریاست کے اندر اس قسم کے درندے یہاں موجود ہیں اور وہ پھیلے ہوئے ہیں۔ They make it their own business to interfere in other people's business. وہاں تفریح کے مواقع کیا ہیں۔ کرکٹ ایک تفریح کا اتنا صاف شفاف موقع ہے اور کرکٹ میں ہمیں اتنی بلندی تک ہماری یہ ٹیم لے کر گئی ہے کہ سارا پاکستان وہ فائنل دیکھ رہا تھا۔ ہر گیند دیکھ رہا تھا۔ اتنا تفریح کا موقع ملا۔ یہاں تک کہ لوگ اس وقت کہہ رہے تھے کہ ہونا نہیں چاہئیے تھا اور کارگل بھی لوگ بھول گئے۔ یہاں تک لے کر گئے۔ وہ ایک تفریح کا موقع تھا' ایک صاف شفاف کھیل ہے۔ ہاکی ہے' کرکٹ ہے' کبڈی ہے' آپس میں کشتی ہے۔ یہ لوگوں کے کھیل ہیں۔ عوام کے عام کھیل ہیں۔ لوگ جا کر دیکھنا چاہتے ہیں۔ جو معاشرے پر جبر' استبداد' اندیشے' uncertainities جو انہوں نے پیدا کر دیں' جو انہوں نے لوگوں کے معاشی حالات تنگ کر دیئے ہیں' ان سے لوگ فرار کے لئے' escape کے لئے' ان sports اور تفریحات کی طرف جاتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ بھی آپ اس طرح کا سلوک کریں۔ میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین! ان کو شرم آنی چاہئیے کہ وسیم اکرم اور اعجاز اور دوسرے کرکٹرز کی اس طرح تذلیل کر رہے ہیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے اور یہ میں record پر لانا چاہتا ہوں کہ اس طرح آپ اپنی گورنمنٹ کو بھی خراب کر رہے ہیں۔ ایک صاحب ہیں' احتساب الرحمان صاحب' sorry, sir Saifur Rehman Sahib, جو چاہے وہ مرضی کرے۔ ایک بینکر نعیم الرحمان کو گرفتار کر لیا۔ اخباروں میں آیا ہے اور کہا ہے کہ REDCO کے خلاف جو تمہارا کیس ہے UBL کا' وہ withdraw کرو۔ وہ کہتا ہے میں کیسے کروں۔ سو کروڑ کا کیس ہے آپ نادہندہ ہیں' آپ نے پہلے دعوئی کیا کہ جی اسلام میں سود نہیں دینا۔ میں سود ہی نہیں دیتا۔ اب وہ سود تو چھوڑو اصل رقم پر بھی پکڑ کر ان کی مار پٹائی کر رہے ہیں۔ ان کا بھائی سعودی عرب سے اخبار نویسوں کو فون کرتا ہے کہ خدا کے واسطے میرے بھائی کے گرفتار ہونے کی خبر نہ چھاپ دینا۔ کیونکہ سیف الرحمان نے مجھے فون کیا ہے کہ اگر خبر چھپ گئی تو اخبار والوں سے خواہ میں نپٹ سکوں یا نہ نپٹ سکوں تم سے میں نپٹوں گا۔ I

ان تو چاہیں I can give you the names of the Journalists اگر Minister for Information
ایڈیٹرز کے متعلق بتا سکتا ہوں جن کو ان کے فون گئے ہیں کہ خدا کے واسطے یہ خبر نہ چھاپنا کہ میرا بھائی پکڑا گیا ہے۔ خبر چھپ گئی تو اس کا کچھ نہیں ہو گا۔ میرے بھائی کی اور میری تباہی ہو جائے گی۔ فون کس نے کئے ہیں؟ سیف الرحمان نے فون کئے ہیں۔ کس طرح آپ نے ایک آدمی کو ایک bull in the China shop بنا دیا ہے۔ آپ میں بہت شریف لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ' شرفاء بیٹھے ہوئے ہیں۔ دیکھیں لالیکا صاحب کو ' کتنے اختلافات تھے' بہاولنگر کا ایک بڑا گھرانہ ہے' شریف لوگ ہیں۔ خود ایڈیٹر صاحب جو میرے ایڈیٹر رہے ہیں' اپنے مشاہد حسین صاحب نے بطور ایڈیٹر ایک عزت کمائی ہے ۔اس طرح کی کارروائیوں سے اور اس طرح کے لوگوں کے ساتھ مل کر اور ان کے ساتھ رہ کر گوہر ایوب صاحب ' میاں یٰسین صاحب اور راجہ صاحب خراب ہو رہے ہیں۔ اس طرح آپ کو نقصان ہو رہا ہے ۔آپ کی حکومت کو نقصان ہو رہا ہے ۔قوم کو نقصان ہو رہا ہے' کرکٹ کو نقصان ہو رہا ہے' تفریح کو نقصان ہو رہا ہے۔ معاشرے میں لوگ خود سوزیاں اور خود کشیاں کر رہے ہیں۔ ان کے لئے یہ اتنی چھوٹی چھوٹی تفریحیں ہیں اور چھوٹی چھوٹی ان کی زندگی میں کامیابیاں ہیں کہ ہم فائنل میں پہنچ گئے ۔ آپ نے فائنل میں پہنچنے کو اتنی بڑی شکست بنا دیا۔ فائنل میں پہنچے ہیں۔ گیم ہے' ہار اور جیت گیم میں ہوتی ہے ۔کہاں نہیں ہوتی۔ برطانیہ نکل ہی گیا ۔ انہوں نے کیا کیا۔ جو ٹیم نکل گئی ان کے گھر انہوں نے جلا دیئے ۔انہوں نے کیا کیا ہے ۔ آپ اس قوم کو lead دیں۔ آپ اس درندگی سے ہمارے بچوں کو محفوظ رکھیں ۔ ہمارے بچے کرکٹ کھیلنا چاہتے ہیں ۔ کھیلیں گے ۔ ہاں یہ بھی ہوتا رہے گا کہ نکی بھی اپنے کام میں لگے رہیں گے۔ لارڈز میں تو وزراء بیٹھے تھے۔ اپنے مشاہد صاحب وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ لوگوں نے ان پر بھیالزام لگا دیا' میں نہیں مانتا' لوگوں نے ان پر بھی الزام لگا دیا ۔ آپ پر الزام نہیں لگا ہے ۔ان کو بھی احتساب بیورو بلائیں ناں' آپ trial کریں۔ آپ مٹہ صاحب کو احتساب بیورو کا چیف بنائیں' ان کو بھی بلائیں' یہ بھی تھوڑی دیر بعد تسلیم کیے ہوئے ہوں گے کہ ہاں جی! ہم نے یہ کیا ہے۔ جس طرح وہ thrilling کرتے ہیں ۔ خدا کا واسطہ ہے کچھ ہوش کے ناخن لیں۔ کچھ عقل کریں۔ اس معاملے کو صحیح دیکھیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہر فتح کو آپ شکست میں تبدیل کرنے کے ماہر بن گئے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں ان سے یہ assurance چاہوں گا۔ میں نے یہ law پیش کیا۔ میں یونہی نہیں کہہ رہا ہوں ' یہ انکوائری ختم ہو ' ہاں اگر لاء کے تحت --- اوّل تو میں ہاتھ

don't inquire into it, they played the ۔ جوڑ کر کہوں گا کہ خدارا ! انکوائری کو ختم کریں

bestcricket.

نمبر۲۔ اگر کسی قانون کے تحت آپ کا کوئی اختیار ہے تو خدارا ! قانون کے تحت چلیں۔یہ سیف الرحمٰن صاحب کا اختیار نہیں ہے ۔ان کو اسی وقت بتائیں کہ آپ نے روک دیا ہےاور اگر اس وقت وسیم اکرم اور اعجاز بیٹھے ہوئے ہیں۔تو ان کو وہاں سے برخاست کیا جا رہا ہےجاؤ بھئی ہمارا کوئی تعلق نہیں اور ہم اس میں کچھ نہیں کر سکتے۔

Minister Sahib, what do you say on this. ۔جی O.K ۔**جناب چیئرمین**

Our hands are ۔کیا نہیں cover up کبھی میں نے ۔ **جناب مشاہد حسین سید**

Since there are legal issues ۔جی ہے یہ تو بات پہلی clean and we are open about it.

ہیں کیا میں اس کہ facts involved, we will certainly take some advice and check up

جو on the specific issue of this, act ہے بات تو یہ then reach a certain conclusion,

ان تو he is a very eminent lawyer and very outstanding lawyer, ہے پڑھا نے انہوں

And they ۔ہے legal aspect تو ایک we will discuss. وہ ہیں legal issues جو کے

it should be ، ہو بھی کوئی ، کہتا نہیں میں will "Insha Allah" be treated whoever he is.

we always do that. ،ہے commitment ہماری جو treated according to law,

دوسری بات چوہدری صاحب نے جو کی، میں سمجھتا ہوں وہ بڑی relevant ہے کہ

We just can't accept even defeat with ۔ہے آگیا سا extremism بڑا ایک ہاں ہمارے

ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مطلب as you say ایک کپ تھا چھ مہینے پہلے۔ چھ مہینے کے grace.

and I agree there was a loss, I was ، گئے وہ میں فائنل ۔گئی بن ٹیم world class وہ بعد

we were watching that game ، تھے بھی لوگ اور ہمارے ، تھے صاحب انور خالد there also,

اس دفعہ نہیں تو اگلی دفعہ سہی ، afterall South Africa کی ٹیم جو تھی اتنی from there.

probably that deserved to win the World Cup. When they went ، تھی outstanding

back, their heroes were welcomed, although they lost the semi final and it was a

there should not be any witch hunt as a matter میں خیال میرے تو certain victory.

لوگوں نے پریس میں بھی کافی لکھا کہ جی of principle either in any press or otherwise.
وہ پیسہ کھا گئے ۔ یہی تو ہمارا شیوہ بن گیا ہے' probably loss of morality ایسی ہوئی ہے کہ
ہر بات میں یہ ہوتا ہے کہ جی کوئی گڑبڑ ہوئی تو------ but if there has been a violation of
اگر کسی نے واقعی پیسہ کھایا ہے تو they should be punished according to the law law,
of the land and this"Insha Allah" we will ensured.

دوسری جو فائنل بات انہوں نے کی ہے entertainment کی' I agree with this.
یہ سب ہمارا حصہ ہیں' ہمارے جو عوام ہیں' they want entertainment, Sports, Culture,
good entertainment, clean entertainment, decent entertainment, we will ensure
that either it is through culture or through sports and that is their right to be
entertained in a decent manner.

Mr. Chairman: So, this is a legal issue, may be you can ask the Law Minister to examine it because it is a serious issue.

جناب مشاہدحسین سید، جی میں لاءمنسٹر صاحب کو کہہ دوں گا' he is the right person for that.

Mr. Chairman: Now, we come to the Privilege Motion.

عالی صاحب۔

جناب جمیل الدین عالی ۔ جناب چیئرمین ! منسٹر صاحب نے وعدہ فرمایا تھا ۔ اس وقتانور بھنڈر صاحب صدارت فرما رہے تھے۔ آپ تشریف نہیں رکھتے تھے ۔ میں نے مسئلہ اٹھایا تھا کہ ایم کیو ایم کا کوئی سینیٹر نہیں آرہا ہے۔ وہ وہاں بیٹھے ہیں شاید گرفتار ہوگئے ہیں۔ خبریں یہ آرہی ہیں کہ پولیس ان کو پریشان کررہی ہے۔ اور کراچی میں بھوک ہڑتالیں ہورہی ہیں۔ ماورائے عدالت قتل اور ٹارچر کے واقعات اخبارات میں مسلسل آرہے ہیں ۔ اس پر گورنمنٹ اس ہاؤس کو کچھ مطلع کرے کہ کیا واقعات ہیں اور کیا ہورہا ہے ۔ تو وٹو صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ اس پر ---

جناب چیئرمین ۔ وہ Privilege Motion کے بعد اس پر respond کریں گے ۔

جناب زاہد خان صاحب! آپ کا پریولج موشن ہے۔

جناب محمد زاہد خان - جناب! میں اس کو پڑھ لوں - کیونکہ کل تو پڑھا تھا -

جناب چیئرمین - نہیں پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے اس پہ ذرا بتا دیں کہ یہ Privilege Motion کیسے بنتا ہے -

جناب محمد زاہد خان - جناب یہ مجھے جواب دیں کہ یہ اس کو oppose کرتے ہیں یا نہیں-

جناب چیئرمین - منسٹر صاحب ! is it being opposed? یہ نذیر ناجی صاحب کے بارے میں ہے جو انہوں نے ایک کالم لکھا ہے - چلیں زاہد صاحب آپ پڑھ لیں-

PRIVILEGE MOTION RE: PUBLICATION OF ON ARTICLE BY A COLUMNIST IN NEWS PAPER.

جناب محمد زاہد خان - اس پہ ہمارے پانچ سینیٹرز کے دستخط ہیں - یہ میں پڑھتا ہوں- " میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ نذیر ناجی کے کالم " سویرے سویرے " جو کہ " روزنامہ جنگ " میں بتاریخ 29 جولائی 1999 شائع ہوا ہے' اس سے ہمارا اور پوری پارلیمنٹ کا استحقاق مجروح ہوا ہے - جناب عالی ! مذکورہ کالم میں مصنف نے ہماری پارٹی کے متعلق ایسے ریمارکس لکھے ہیں جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے - انہوں نے ہمیں اور ہماری پارٹی کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے- کالم نگار حکومت کا تنخواہ دار ملازم ہے اور پارلیمنٹ اور پارلیمنٹیرینز کے بارے میں اس کے ریمارکس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے- لہذا اس تحریک کو منظور کرکے اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے -

جناب چیئرمین- جی- Is it being opposed ?

جناب مشاہد حسین سید- یہ Freedom of press کا ایک ایشو بھی ہے -

جناب چیئرمین-نہیں ' وہ بعد کی بات ہے' کیا آپ اس کو oppose کرتے ہیں-

جناب مشاہد حسین سید- میں اس کو oppose کرتا ہوں -

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ ان کی بات سنتے ہیں پھر آپ جواب دیں ۔ جی فرمائیں کہ کیسے یہ بنتا ہے ۔

جناب محمد زاہد خان ۔ جناب! منسٹر صاحب عجیب سی بات صاحب کر رہے ہیں کہ کالم تو لوگ لکھتے ہیں۔ بے شک لکھتے ہیں ۔ آپ نے کالم لکھے ہیں جب آپ کالم نویس تھے ۔ جب آپ ایڈیٹر تھے اخبار میں تو آپ نے ضیاء الحق کے خلاف اور کس کس کے خلاف لکھا-----سر' یہ میریطرف توجہ دیں تو پھر میں کچھ کہوں۔ منسٹر صاحب! آپ سن رہے ہیں ناں ۔ اچھا' تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نےبھی تو کالم لکھے ہیں ۔ لیکن آپ اس وقت ایڈیٹر تھے اور کالم بھی لکھتے تھے لیکن اس وقت آپ حکومت میں منسٹر ہیں اس وقت کیا آپ کا لاء یا ہمارا قانون کسی سرکاریملازم کو یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ حکومت سے تنخواہ لیکر سیاست میں involveہو اور سیاسی پارٹیوں کے خلاف کالم لکھے جائیں ۔ اگر ایسی روایت ہے تو پھر یہ روایت چل جائے گی ۔ اور یہ روایت پھر کل آپ کے گلے بھی پڑے گی ۔ کیونکہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے ۔ جب کرسی پر بیٹھتے ہیں توآنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ کل یہ چیز ہمارے گلے بھی پڑنی ہے ۔ ہم اس لئے آپ کو کہتے ہیں کہ یہ اس لئے بنتا ہے کہ اس نے ڈائریکٹ پارلیمنٹ پر attack کیا ہے ۔ وہ کہتاہے کہ مجھے حکومت تنخواہ دیتی ہے' یہ پارلیمنٹ کون ہے ۔ اب اگر یہ بات ------جناب! وہ اس طرف توجہ کریں تو پھر میں بولوں ۔خواجہ قطب الدین صاحب ادھر جا کر بیٹھ جاتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ وہ آپ کو توجہ سے سن رہے ہیں۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب! آپ خواجہ صاحب کو ذرا دیکھیں ' وہ ادھر جا کر ان سے بات کررہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ زاہد صاحب! آپ اپنی بات کریں ۔ اس کے بعد ان کا جواب آئے گا۔

جناب محمد زاہد خان ۔ جناب! آپ میری عرض سن لیں کہ میں بات کررہا ہوں اور منسٹر صاحب ان کے ساتھ باتوں میں محو ہیں تو وہ میری بات کیا سنیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں جی! اگر آپ کو منسٹر صاحب صحیح جواب نہیں دیتے تو یہ بات

توآپ کے فائدے میں جائے گی - If he is unable and incapable of defending the case you put, he will suffer, not you, آپ اپنی بات کریں -

جناب محمد زاہد خان - اس نے یہ لکھا ہے --- جو کالم اس نے دوبارہ لکھا ہے - ایک کالم تو پہلے لکھا تھا کہ جس پر نیشنل اسمبلی میں استحقاق کی تحریک پیش ہوئی تھی اور وہاں منظور بھی ہوئی تھی - بلکہ حکومت کے ممبران نے بھی یہ کہا تھا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ حکومت کا نوکر ہے یا- اور وہاں ٹھیک تھی ' وہاں آپ نے allow کیا تھا اور وہاں وہ privilege committee میں چلی گئی تھی -

اس نے کل جو کالم لکھا ہے وہ تو پارلیمنٹ کے خلاف لکھا ہے- اس نے لکھا ہے کہ "پارلیمنٹ مجھے کوئی تنخواہ دیتی ہے - مجھے تو تنخواہ حکومت دیتی ہے "- کیا یہ حکومت پارلیمنٹ سے بالاتر ہے یا یہ حکومت جو پیسے دیتی ہے یہ میاں نواز شریف رائے ونڈ سے دیتے ہیں یا حکومت کے خزانے سے اس قوم کے ٹیکسوں سے دیتے ہیں- لیکن اس کو وہ دن بھول گئے کہ جب پیپلز پارٹی کے دور میں ایک صحافی ٹی - وی پہ آتا تھا- اس کو عینک والا جن کہتے تھے' یہ بھی وہی عینک والا جن بنے گا جس کو اس دنیا میں کہیں قبر کی جگہ بھی نہیں ملے گی اور یہی حشر آپ لوگوں کا بھی ہو گا-

ہم یہ نہیں کہتے ' ہمارے خلاف روز اخبارات میں لکھا جاتا ہے- نوائے وقت عرصہ دراز سے لکھتا ہے' ہمارا کوئی ممبر کبھی بھی کسی کے خلاف نہیں اٹھا' کبھی بھی استحقاق کی بات نہیں کی- یہ ہم اس لئے کہہ رہے ہیں کہ یہ آپ کا تنخواہ دار ملازم ہے- آپ اتنی زیادتی کر رہے ہیں' آپ پنجاب کو بالا دستی دے رہے ہیں' آپ دوسرے صوبوں کو پنجاب کا غلام بنانے کی کوشش کر رہے ہیں' یہاں آپ کا نواز شریف رنجیت سنگھ بننے کی کوشش کرتا ہے اور لوگ اس میں شریک ہیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ--- میں نے کل بھی یہ بات کی کہ جتنے بھی sports کے ہیڈکوارٹرز ہیں وہ سارے لاہور میں ہیں- واجپائی آتا ہے لاہور میں ' سعودیہ کا King آتا ہے لاہور میں- اب پرائم منسٹر بھی اپنا سیکریٹریٹ لاہور لے جائے گا اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ کل کی طرح آج بھی ایسا ہی جیسا کہ گیارہ سال ون یونٹ کے ذریعے آپ نے بنگالیوں کے ساتھ ظلم کیا تھا' ان کو آپ نے ہندو قرار دیا---' اب اس کی بیٹی کو آپ سلیوٹ مارتے ہیں' اس کی قبر پہ آپ جا کر آنسو بہاتے ہیں-

آج یہی نذیر ناجی ہے، اسے کون نہیں جانتا ، اس کا ماضی کیا ہے، یہ کیا تھا ، یہ آپ بھی جانتے ہیں کہ یہ رائے ونڈ سے ، ماڈل ٹاؤن سے تنخواہ لیتا تھا۔ آج آپ نے اس کو ادھر لوگوں کو گالی دینے کے لئے بٹھایا ہے۔ بیشک جائے ، ادھر سے اس کو ماڈل ٹاؤن کی تنخواہ دے دیں اور وہ روز کالم لکھے ۔ اگر ہم نے ایک بات کی بھی تو آپ کہتے ہیں کہ وہ خیالات کے اظہار کے لئے آزاد ہے ، بیشک آزاد ہے لیکن آپ تنخواہ تو حکومت کی نہ دو، قوم کی تنخواہ تو نہ دو۔ اعتزاز احسن صاحب نے کہا کہ آپ نے مجیب الرحمان کو کرکٹ بورڈ کا چیئرمین بنا دیا، کیا یہ ملک صرف پنجابیوں کا ہے۔ کیا اس میں چھوٹے صوبوں کے کوئی حقوق نہیں ہیں، آپ نے سارے ہیڈکوارٹرز لاہور میں رکھے ہیں۔ ابھی آپ نے باہر جونیئر ٹیم بھیجی اس میں ہمارے صوبے کا ایک لڑکا ہے باقی سارے پنجابی ہیں بلوچستان کا ایک لڑکا بھی نہیں ہے۔ اختر رسول نے ہاکی میں ، جس کے چیئرمین جمالی صاحب ہیں ، انہوں نے سیلکشن کی، کوئی سیلکشن بورڈ نہیں ہے ۔ جناب! ہمارا تو یہ حال ہے کہ سیلکشن بورڈ میں ممبر ہی نہیں ہیں۔ نہ ہاکی میں ، نہ کرکٹ میں اور نہ کسی اور sportsمیں۔ کیا ہمارا اس میں پیسہ نہیں جاتا۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں آپ بات کر رہے تھے اس آرٹیکل کی ، آپ تو sports پر چلے گئے ہیں۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب! میں اس آرٹیکل پر جا رہا ہوں۔ یہ ساری اسی سے ملتی جلتی باتیں ہیں۔ آپ کے PID کا ایک بندہ --- ، آپ بات کرتے ہیں کہ آپ یہاں انصاف کر رہے ہیں، آپ انصاف یہ کر رہے ہیں کہ آپ پنجاب والوں کو اتنی پروموشن دے رہے ہیں کہ ایکبندہ جو کہ مثلاً فوٹو گرافر ہے، جو میٹرک ہے اور وہ 15 گریڈ میں ہے اور وہ پرائم منسٹر ہاؤس میںکام کرتا ہے ، دوسرا ایک بندہ رشید خان جو D.I. Khan کا ہے وہ فوٹو گرافر ہے جو 16 گریڈ کا ہے۔ آپ نے 15 گریڈ کو 16 میں کر کے اس کو چارج دے دیا اور آپ نے 16 میں جو پختون ہے اس کو نہیں دیا ، اس پنجابی کو تو دیا لیکن پختون کو آپ نے نہیں دیا اس لئے کہ وہ پختون ہے ، وہ چھوٹے صوبے سے تعلق رکھتا ہے۔

جناب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہی نذیر ناجی رات کو (xxxxxx) آپ کے نواز

(xxxxxxx Expunged by order of the Chairman)

شریف کے متعلق کیا کہتا ہے کہ میں نے اس کو بھٹو بنا دیا۔ وہ اس کو تقریریں لکھ لکھ کر دیتا ہے، میاں نواز شریف اس کی تقریریں پڑھ رہے ہیں، وہ ان کا تنخواہ دار ہے، لیکن وہ قوم کا تنخواہ دار ہے، اس کو قوم کی تنخواہ دینا چھوڑ دیں اور بیشک اس کو بٹھا دیں، صبح شام جتنے مرضی ہمارے خلاف کالم لکھے۔ انگریز سے لے کر آج تک آپ لوگ ہمارے خلاف کالم لکھتے رہے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا، ہم آپ سے کوئی سرٹیفکیٹ نہیں مانگتے، ہم آپ کو یہ ضرور کہتے ہیں کہ آپ جس ڈگر پر چل رہے ہیں اور جس طرف اس ملک کو لے کر جا رہے ہیں اس کا خمیازہ آپ کو بھگتنا پڑے گا۔ جناب! میں کہتا ہوں کہ یہ کالم جو اس نے لکھا ہے یہ پارلیمنٹ کے خلاف ہے اور اس نے پوری پارلیمنٹ کو کہا ہے کہ ان کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔اس لئے اس کو منظور کیا جائے اور اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جی عالی صاحب! آپ کا تعلق بھی صحافت سے رہا ہے، آپ بتائیں what do you say?

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ جناب اس ایوان میں، میں واحد آدمی ہوں کہ جو کالم لکھتا ہے۔ مجھے اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی صحیح بات ہے۔ عالی صاحب۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ میں 36 برس سے واحد regular کالم نویس ہوں جو کہ اس وقت اس ایوان کا ممبر ہے ۔میں نذیر ناجی صاحب کے اس معاملے کا defence نہیں کرتا، وہ توگورنمنٹ نے کہا ہے وہ defend کریں گے۔ دو گزارشات آپ کی معرفت کروں گا، عبدالحئی صاحب سے، اپنے دوست سے اور مشاہد صاحب سے بھی موضوع پر آنے سے پہلے۔ یہ آج اچھا ہوا کہ یہ بات اٹھی ہے، میں نے کل کا کالم پڑھا ہے اس سے پہلے کا نہیں پڑھا تھا۔ جناب! اس پر کوئی بھی فیصلہ دینے سے پہلے ہاؤس کو یہ طے کرنا پڑے گا کہ اظہار رائے کے کیا معانی ہیںاور اس کی کیا حدود ہیں، اگر حدود ہیں تو کیا حدود ہیں۔ ہندوستان میں، انگلستان میں اور فرانس میںبھی ڈیڑھ سو برس تک جب سے صحافت رائج ہوئی ہے اور خاص طور پر جب ادب اس میں آمیز ہو جاتا ہے --- جناب ہم Voltaire کے اس قول کے قائل ہیں کہ میں آپ سے اختلاف کر سکتا ہوں۔ آپ سے اختلاف کروں گا لیکن آپ کے حق آزادی، آزادی اظہار کی حفاظت اپنی جان

کے ساتھ کروں گا ۔یہ والٹیر کا مقولہ ہے جس پر تمام لکھنے والے کسی اختلاف کے بغیر عمل کرتے ہیں۔ یہ بہت نازک مسئلہ ہے ۔ آزادی اظہار کیا ہے، کون، کس وقت، کس عالم میں، کس حد تک اس کو اجازت دی جائے۔ میں اس بات کا قائل ہوں کہ آزادی اظہار ایک مکمل چیز ہے۔ خاص طور پر صحافی اور ادیب کے مذہبی جذبات اور ذاتی افکار کی توہین نہ ہو۔ بہر حال ایوان، ایوان ہوتا ہے ۔

دوسری بات میں وضاحت کردوں جناب! کہ یہ Government Servant کا جو معاملہ ہے، جس کا یہاں ذکر ہوا ، وہ عارضی گورنمنٹ ملازم ہے ۔ اس سے پہلے بھی کالم نویس تھا، اس کے بعد بھی کالم نویس رہے گا میرے خیال میں لیکن Esta-Code آپ کو دیکھنا پڑے گا ، مشاہد صاحب کو بھی۔ میں جب Banking council کا ملازم تھا 1985 میں، تو میرے اوپر بھی صدر مملکت کی طرف سے یہ چارج آیا تھا۔ مجھ کو اور وارث میر صاحب کو اور ڈاکٹر صفدر محمود صاحب کالم نویس تھے جو آج ایجوکیشن سیکرٹری ہیں، ہم تینوں کا ایک کیس اٹھا تھا کہ کیا ہم کو لکھنے کے لئے کوئی ہدایت دی جائے یا ہمیں لکھنے سے روکا جائے ۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ صفدر محمود صاحب کا کالم تو آنا بند ہو گیا کیونکہ وہ راست Government Servant تھے۔میں بنک کا ملازم تھا۔ میں نے اپنے نام کے ساتھ ہی کالم جاری رکھا ۔ وارث میر صاحب کو اس وقت کی پنجاب حکومت نے میری اطلاع کے مطابق اتنا پریشان کیا کہ ان کا بلڈ پریشر بہت high رہا ۔ وہ میرے دوست نہیں تھے۔ میں ان سے زندگی میں صرف ایک دفعہ ملا تھا ۔ میری اطلاع کے مطابق ان کو heart attack ہوا اور وہ مر گئے ۔

جناب! یہ معاملہ Esta -Code دیکھ کر طے کرنا پڑے گا کہ ایک سرکاری ملازم لکھنے کی تنخواہ نہیں لے رہا ، وہ Ministry of Information کا ملازم نہیں ہے کہ تم یہ کالم لکھو۔ وہ پہلے سے کالم نویس ہے۔ اس کو حکومت نے کسی ایک خاص معاہدے کے تحت لیا، اس کو آپ اچھا سمجھیں یا برا سمجھیں وہ آپ کا حق ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بات سن لیں ۔ ایک point of view ہے، ان کی بات سن لیں ۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی: ایک آدمی ایک جگہ آیا ہے تو وہ کیا Service Rule کا پابند ہے۔ Services Rules کیا کہتے ہیں ۔ یہ آپ کو دیکھنا پڑے گا ۔ میں سمجھتا ہوں یہ کوئی بات

نہیں ہے ۔ میں اپنے بھائی زاہد خان سے زیادہ ادب سے عرض کرتا ہوں کہ جو آدمی یہاں موجود نہیں اور وہ صحافی ہے پیشے کے اعتبار سے اور ادیب بھی ہے، وہ اچھا یا برا آدمی ہے، اس کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ XXX کر فلاں کو مشورہ دیتا ہے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ حکومت کو نہیں صحافت کو defend کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی: جناب میں صحافت کو defend کر رہا ہوں اور ایک انسانیت کو کر رہا ہوں کہ آدمی کے بارے میں میں نے آج تک اس ایوان میں نہیں سنا کہ کسی ایک شخص کو جو حکومت سے متصل ہو یا کسی سے ہو تو اس کو XXX کہا جائے کہ وہ رات کو XXX کر مشورے دیتا ہے ۔جو یہاں اپنا دفاع کرنے کے لئے موجود نہیں ہے ۔ میں زاہد صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ میری ایک ڈیڑھ برس سے نذیر ناجی صاحب سے نہ ملاقات ہوئی ہے نہ فون کیا ہے۔ میں نے، خدا جانتا ہے، نہ فون کیا ہے لیکن میں چونکہ اس برادری کا آدمی ہوں، میں اس کو ناجائز سمجھتا ہوں اور ادباً احتجاج کرتا ہوں کہ کسی ایسے ادیب یا صحافی کے بارے میں جو یہاں موجود نہ ہو، اپنا دفاع کرنے کے لئے، ہم اس پہ XXX کا الزام لگائیں کر اور دوسری باتیں کہیں۔ میں آپ سے بھی عرض کرتا ہوں کہ آپ اس کو حذف کرا دیں تو بہت مناسب ہو گا ۔ باقی جو معاملہ ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ نہیں کہنا۔

جناب چیئرمین: جہاں تک XXX کا الزام ہے وہ حذف کیا جاتا ہے ۔

خواجہ قطب الدین: جناب! کالم میں کیا لکھا ہے، پڑھ کر تو ہمیں سنائیں تاکہ ہم بھی کوئی رائے قائم کرسکیں ۔ کیا House کا breach Privilege ہوا ہے یا نہیں یا سینیٹر کا ہوا ہے، ہمیں کچھ تو پتہ چلے۔

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب! پڑھ دیں۔ جی آپ پڑھ دیں relevant portion جو پارلیمنٹ پر آتا ہے وہ پڑھ دیں۔

جناب بشیر احمد مٹہ: ہم نے تو یہ دیکھا تھا کہ جو Privilege move کرتے ہیں Motion کو تو پہلے وہ اپنی بات، معروضات پیش کرتے ہیں، اس کے بعد comments آتے

(xxx Expunged by order of the Chairman)

ہیں۔ اسی process کو آپ نے interrupt کیا ہے۔

جناب چیئرمین: میرا خیال تھا کہ after Zahid Khan Sahib we will listen to the Minister لیکن چونکہ ان کا تعلق ہے۔

جناب بشیر احمد مٹھ، آپ سے عرض یہ کرنا چاہتا ہوں جناب! کہ جو ایک obtaining situation ہوتی ہے، جو principle انہوں نے raise کیا وہ یہ ہے کہ جس situation میں آپ ابھی ہیں you will have the liabilities and the rights of this situation, مثلاً آپ بہت eminent وکیل ہیں، ہمیں پتہ ہے، آپ کو بھی پتہ ہے but right now you are sitting on this Chair, so you will discharge your duties and obligations in accordance with the position you now hold آپ کہیں کہ نہیں میں تو عدالت میں جاکر سگریٹ پیتا تھا، جج میرے سامنے کوئی بات نہیں کرسکتا تھا this is irrelevant, so the first thing is that, it is just by the way, the thing is کہ ایک آدمی ہے سرکاری ملازم سرکاری تنخواہ لیتا ہے اور وہ سیاسی جماعت کے لیڈروں کو اور تمام tribes کے لیڈروں کو گالی دیتا ہے اخبار میں اور اس کو یہ کھلی چھٹی ہے کیونکہ وہ صحافی ہے۔ اب اگر ہم یہی principle apply کریں۔ اس ملک میں ایک آدمی جو چھکا نہیں مار سکا یا آؤٹ ہوگیا اس کو تو آپ احتساب کمیشن کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایک کھلاڑی کو کہ وہ اچھا گیم نہیں کھیل سکا، اس کو تو آپ نے احتساب الرحمان کے آگے کر دیا ہے اور ایک صحافی ہے، مادر پدر آزاد بن کر لوگوں کو گالیاں دیتا ہے۔

And he has been convicted by the treasury session of the National Assembly and his case is under trial in the Privileges Committee.

Mr. Chairman: But why we are reexamining it here, if it is already in the trial.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Because you accept good advice, because when he was speaking you accepted it and you gave very good consideration to his advice, I am giving you the detail also. So, this is that this

man while he is under the process of a breach of privilege in the Privileges Committee of the National Assembly, he has reasoned and he says, I will write these columns and I will abuse according to as I please and probably he has takensupport from Voltair. Voltair said that thing about Rousseau and you know that he was imprisoned. He was even exiled from his own country. He had to take refuge in the Court of Fredrick the great of Germany. Because he did not follow the laws of France. He is famous now and he came back to France from Switzerland when he was dead. He was brought back. But then at that very moment under the laws of France he had run away from France because he abused people and he said things which were not acceptable to the laws of France. So, if anything is against the norms of Parliament, if anything is against the laws of this land, if anything is against the propriety of this land, you cannot go and quote books from far off ages and places. There are liberties in France today Do you have those liberties here? How do you compare? You get up and give us examples of Voltair. Voltair was exiled from France and he had to take refuge in Germany. Sir, I am the mover, so I have to keep the background. Now, the thing is that this man says, I am a Government servant and I will write these things unless the Government steeves me.

کیا لکھا ہے اس نے جی۔ میں آپ کو سناتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جس پہ اعتراض ہے اس کو پڑھ دیں تاکہ ان لوگوں کو بھی پتہ چل جائے۔

جناب بشیر احمد مٹہ : اس میں یہ لکھا ہے' پہلے تو گالیاں ہیں سب کے لئے کہ یہ پارٹی ایسی ہے 'یہ لوگ ایسے ہیں' وہ لوگ ایسے ہیں' تو پھر-----

(مداخلت)

جناب چیئرمین : نہیں وہ پورشن پڑھ دیں جس پر اعتراض ہے۔

جناب بشیر احمد مٹہ : اس میں دائرہ کار کا بھی ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ اگر ممبران اسمبلی کو یہ شکایت ہے کہ صحافی مذکورہ حکومت سے تنخواہ لیتا ہے اس لئے وہ کالم نویسی نہیں کر سکتا۔

This is under the Government rules that he can not do it. How can he express his opinion.

جناب چیئرمین : سارا پڑھ دیں۔

جناب بشیر احمد مٹہ : تو اس اعتراض پر بھی غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

اوّل یہ کہ سرکار کی تنخواہ حاصل کرنے والے پر کس قانون کے تحت لکھنے کی قید عائد ہو سکتی ہے۔

دوئم یہ کہ اگر کوئی پابندی لگا سکتا ہے تو وہ حکومت ہے جو تنخواہ دیتی ہے۔ اس سے پارلیمنٹ کا کیا تعلق ہے۔ پارلیمنٹ نہ ملازم رکھ سکتی ہے، نہ نکال سکتی ہے۔ کل اگر میرا associate کوئی بڑا سخت کالم کسی رکن اسمبلی کے بارے میں لکھے تو کیا وہ تحریک استحقاق کے ذریعے مجھے کہہ سکتا ہے کہ میں اسے ملازمت سے ہٹا دوں۔ یقیناً اس کا جواب نفی میں ہوگا۔ اگر وہ کسی اخبار کا پرائیویٹ ملازم ہوگا۔ یہ تو سرکار کا ملازم ہے۔ اس کی رائے تو سرکار کی رائے ہے۔

تو it means that he is taking the advantage of his official position to cover himself.

تو میں یہ کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو اس نے گالیاں دی ہیں، ان میں ممبرز آف پارلیمنٹ بھی شامل ہیں۔ ہماری پارٹی کا صدر ہے وہ ہماری پارٹی کا لیڈر بھی ہے اور وہاں پارلیمانی پارٹی کا لیڈر بھی ہے اور پارلیمنٹ کا رکن بھی ہے۔ اس کے بارے میں بھی ہے۔ پھر اس کو defend کیا ہے۔ وہ میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں۔ اس میں یہ لکھا ہے۔ داؤ بہرحال لگ جائے گا مگر تازہ اطلاع ہے کہ نہیں لگ سکا۔ یہ negotiation کے بارے میں لکھا ہے۔ ایسے خوش فہم لوگوں میں سے نہیں ہوں جو پاکستان تو کیا پوری دنیا میں رونما ہونے والے واقعات کو اپنے کالموں کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ اب اے این پی کی بات کرتے ہیں، اس پارٹی کے سربراہ کی، مشکل یہ ہے کہ سربراہ کے ذکر سے یہ وضاحت ناگزیر ہو جاتی ہے۔ اصل میں یہ ایک خاندانی سلسلہ ہے اس پارٹی کے بانی عبدالغفار

خان ہیں۔ راہبر عبدالولی خان ہیں' صدر اسفند یار ولی خان ہیں' پارٹی کی محترمہ ہیں' یہ سب اس نے دیا ہے' اعظم ہوتی کے بیٹے حیدر ہوتی ' صوبہ سرحد کے جوائنٹ سیکرٹری ہیں۔ اس عظیم الشان جمہوریت پسند پارٹی کو دیگر صوبوں میں کئی مرتبہ مواقع ملے ہیں مگر یہ ' یہ نہیں کر سکے ہیں وہ نہیں کرسکے ہیں۔ دعویٰ یہ ہے کہ کریں گے مگر وہ نہیں کر سکے ہیں۔ ساری باتیں جو لکھی ہیں وہ ہماری پارٹی کے خلاف ہیں۔

باقی باتیں پارلیمنٹ کے خلاف لکھی ہیں اور کہا ہے کہ میں سرکاری ملازم ہوں۔ نہ پارلیمنٹ مجھے تنخواہ دیتی ہے' نہ نکال سکتی ہے' اس کا مطلب ہے کہ ہر کوئی ہر کسی کو گالی دے سکتا ہے۔ ایک تو سرکاری ملازم ہے اگر نہ ہوتا تو پھر کیا ہوتا۔ پارلیمنٹ کو بھی گالی دے۔ پارلیمنٹ کی تشریح کرے کہ پارلیمنٹ حکومت کے نیچے ایک چیز ہے اور میں حکومت کا تو جواب دار ہوں مگر پارلیمنٹ کیا چیز ہے کہ پارلیمنٹ میرے خلاف ' یا مجھ سے ناراض ہوتی ہے۔ یہ تو میرے سامنے سب محترم ہیں ' جنہوں نے ابھی اپوزیشن بھی کی ہے' کالم نویس بھی رہ چکے ہیں' ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں' intellectual بھی رہ چکے ہیں' اب ماشاء اللہ وزیر بھی ہیں۔ تو کیا ان کا اپنا conscience یہ اجازت دیتا ہے کہ whatever comes into your mind you can just spell it down. Then will there be no distribution. will there be no question asked about what you write? تو اگر وہ پارلیمنٹ کے بارے میں ایک توہین آمیز چیز لکھتا ہے اور وہ اس سے بھی ثابت ہے کہ پچھلی دفعہ اس نے لکھی اور اس کی پاداش میں اس کے کالم کو پریویلج کمیٹی میں بھیجا گیا۔ اس سے related ہے یہ چیز۔ اس نے کہا کہ میرے دل سے آہ نکلتی ہے اور کبھی کبھی میں لکھوں گا کیونکہ میرے اوپر وہ کیس ابھی چل رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پارلیمنٹ کا پریویلج کوئی چیز نہیں ہے۔ پارلیمنٹ کی entity تو کوئی چیز نہیں ہے۔ پارلیمنٹ جو اس ملک کا ادارہ ہے' جو اس ملک میں جمہوریت کی واحد علامت ہے ۔ ورنہ اس ملک میں تو' میرے منہ سے نکلا ہے' نیازی صاحب ناراض نہ ہو جائیں fascism تو سخت چیز ہے وہ یہ نہیں کرسکتے ہیں مگر ظلم اور غلط بیانی تو اس ملک میں کرتے ہیں۔

پارلیمنٹ لوگوں کے حقوق کی ایک symbol ہے اور protector بھی ہے اور custodian بھی ہے۔ اگر آپ اس کو disrepute میں لائیں' اگر پرائم منسٹر صاحب' پرائم منسٹر ہاؤس میں conspiracies hedge کریں' ہم اس کے گواہ ہیں' ہمارے بندوں نے آپ کے

سامنے کہا کہ سینٹ کو abolish کریں۔ اس کے بعد رائے ونڈ کی شریعت کا جو بل لایا گیا وہ اس لئے کہ scuttle کریں provincial powers کو اور سینٹ کے اختیارات کو ۔ اس طرح اگر آپ تنخواہ دار ملازم رکھ کر پارلیمنٹ کی بے عزتی کریں گے تو جمہوریت کا نام کیسے چلے گا۔

That is why you are turned away by all the countries of the world. Now in this recent crisis, I did not have gone into it, but let me say, in this recent crisis your black point was because there is no democracy in your country and even you want to crush the symbols of democracy, the remnants, the drags of democracy that remain in this country, you want to do away with it.

یہ اس disease کا symptom بھی ہے اور اس کی activity بھی ہے۔ اس لئے ہم اس کو oppose کرتے ہیں۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ آپ آج نکھیں گالی' کل اس کو تھپڑ ماریں' آپ نے تو خیر مارے ہیں آپ نے تو ہمارے لیڈر آف اپوزیشن کو اور اس کے colleague کو یہاں پر ڈنڈے بھی مارے ہیں ۔ لیکن this will not give you good name. This will not get you good repute. ہمارے وہ وزیر صاحب جاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے کہتے ہیں کہ میں ریٹائرڈ جنرل بھی ہوں۔ جب وہ گئے کسی امیر کے سامنے تو ایسے بیٹھے ہوئے تھے۔ It was really, I felt very sorry for a delegate of a muslim country, which is a big muslim country and which claims to be fighting in the way of God. وہ ایسے بیٹھے ہوئے تھے اور یہاں پارلیمنٹ کے ممبروں کے ساتھ آپ کا ایک تنخواہ خور' ایک مادر پدر آزاد جرنلسٹ کس طرح ایسے لکھ سکتا ہے۔ یہ تحریک استحقاق منظور کر لی جائے' اگر نہیں منظور کریں گے تو آپ اپنے ماتھے کے اوپر کالک ملیں گے' آپ تو Mayfair سے تارکول کے ٹین بھی باندھ کر آئے ہیں۔ ایک اور بھی کلنک کا ٹیکہ آپ کے اوپر لگ جائے گا۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: نہیں' متہ صاحب! one point I want to say آپ کہہ رہے ہیں کہ already this has been admitted, it is under investigation تو پھر دوبارہ کارروائی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

Mr. Bashir Ahmed Matta: Sir, this is a second offence.

Mr. Chairman: So, now we are concerned only with this portion about the Parliament.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Sure, sir.

جناب چیئرمین ؛ مشاہد حسین صاحب۔ What do you have to say on this.

جناب مشاہد حسین سید ؛ ایک تو جو بات ہوئی ہے about criticism تو میرے خیال میں بڑی اہم بات ہے کہ اس گورنمنٹ میں ہمارے ہاں کئی گورنمنٹ سرونٹس ہیں Who are on the pay roll of the Government, including people who are in the research institutes which are under the Ministry of Information, جنہوں نے گورنمنٹ پالیسی کو criticise کیا ہے اور میرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس سے کسی کا نکاح نہیں ٹوٹتا اگر کوئی ---

(اس مرحلے پر اذان جمعہ سنائی دی)

(اذان کے بعد کارروائی دوبارہ شروع ہوئی)

جناب چیئرمین ؛ مشاہد صاحب۔

جناب مشاہد حسین سید ؛ میں کہہ رہا تھا کہ freedom of speech کی بات ہو رہی تھی، تین issues اس میں ہیں جناب! ایک ہے freedom of speech, دوسرا issue ہے parliamentary breach of privilege, اگر ہوئی ہے، تیسرا یہ ہے کہ ------

جناب چیئرمین ؛ اس سے پہلے you have to define کہ parliamentary privilege کیا ہے، اس کے بعد پھر باقی بات کریں۔

جناب مشاہد حسین سید ؛ ٹھیک ہے جناب۔ تیسرا issue ہے اس کالم کے متعلق جس میں کچھ بات کی گئی ہے۔ میرے خیال میں سارا کالم پڑھ لیتے ہیں، یہ بہتر رہے گا۔ پہلی بات ہے freedom of speech is something which is sacrosanct in any democracy. اور جو basic اعتراض ہو رہا تھا کہ جی لکھنے والے government servant ہیں اور وہ اس طرح لکھ رہے

ہیں۔ اب ارشاد احمد حقانی صاحب ساری عمر گورنمنٹ سرونٹ رہے ہیں، وہ گورنمنٹ کو بڑا criticise
کرتے تھے۔ مارشل لاء دور میں بھی ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ He was Vice
Principal of Government College Kasoor. اب بھی ہمارے کچھ لوگ ہیں different
institutions میں جنہوں نے گورنمنٹ کی کئی پالیسیوں کو criticise کیا ہے اخبارات میں۔
They are Government servants. ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا because we have a
commitment to freedom of press and freedom of speech and this is something, if
this is undermined, under any pretext, کسی بھی جواز پر تو democracy کا جو سارا ڈھانچہ
ہے that will be undermined and specially if members of Parliament اگر قوت برداشت
show نہیں کریں گے اور اس قسم کا رویہ اختیار کریں گے، کسی کی تنقید برداشت نہیں کریں
گے، چاہے وہ issue government servants کا ہو یا کسی اور کا ہو لیکن freedom of speech
is a principle. جمیل الدین عالی صاحب نے جو والٹیئر کی بات کی ہے، یہ بڑی basic بات
ہے and that is the basic of any democratic civilized society. I may disagree with
every word you say but I will defend to the death your right to say, وہ حق
sacrosanct ہے that is No.1. تو یہ تنقید بھی ہوتی رہتی ہے۔ I can give you the columns,
the names of people who are in Government, who are paid by the Government,
who attack the Government on different policy issues اور یہ حق ہر civilized society
میں accept کیا جاتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک میری معلومات ہیں parliamentary breach of
privilge اس وقت ہوتی ہے when you are obstructed from performing your
parliamentary functions. یعنی اگر کوئی رکاوٹ آئے، say میں member of Parliament
ہوں، اگر میرے کام میں as member of Parliament کوئی رکاوٹ ڈالتا ہے، مجھے روکتا ہے کام
کرنے سے then there is a breach of privilege as for as my understanding goes and
third issue is basically نذیر ناجی صاحب نے جو کالم لکھا ہے، he is an independent
person. انہوں نے attack کیا ہے اور he has tried to show that ANP is not
democratic party, it is a dynasty اور لسٹ دی ہے کہ فلاں فلاں ان کے والد----- کیونکہ

ساری فیملی پارٹی ہے تو that is his view, people do not have to agree with that. اجمل
خٹک صاحب بیٹھے ہیں، میں ان کی بڑی عزت کرتا ہوں، I have interviewed him as Editor
of "The Muslim". میں بتانا چاہتا ہوں انہوں نے Editor of "The Muslim" کی بات کی as
Editor of "the Muslim", ادھر بیٹھے ہوں گے نصرت جاوید صاحب، he did coverage and
criticised some of my own personal friends so much, انہوں نے نصرت علی شاہ کے
بارے میں لکھ دیا کہ his father is a autocrat. نصرت علی شاہ سے میرے تعلقات خراب ہو گئے
کئی سالوں کے لئے، انہوں نے کہا کہ میرے والد پر attack کیا گیا ہے۔ میں نے کہا کہ میرا
رپورٹر ہے، میں اس کی integrity پر trust کرتا ہوں، انہوں نے عابدہ حسین پر attack کیا کہ وہ
feudal ہیں، عابدہ میرے ساتھ ناراض ہو گئیں کئی سالوں کے لئے۔ اب میں کیا کروں۔ میں تو
کہتا ہوں even اخبارات کے اندر جمہوریت ہونی چاہیئے، people should write the columns
and those columns should have the things, Mariana Babar wrote about ISI and I
defended her کہ ٹھیک ہے یہ ان کا اپنا view ہے، لوگوں نے کہا کہ یہ کیا ہو رہا ہے، میں
نے کہا کوئی ایسی بات نہیں۔ So, the freedom is something which cannot be curtailed
within an organization, within the system also, it is absolute and it is sacrosanct.
تو یہ اصول ہے۔ اے این پی والے تو بڑے جمہوریت پسند ہیں at least that is their claim,
they should stick to that اور اجمل خٹک صاحب ہیں، میں مسلم کا ایڈیٹر تھا، لوگ ان کے
بارے میں بہت کچھ کہتے تھے، میں خود گیا اور کہا کہ he is a big patriot. He has done so
much for Pakistan. میں نے کابل جا کے ان کا انٹرویو کیا۔ میرے خیال میں یہ تین issues
ہیں Freedom of speech which is absolute and which is sacrosanct, which should
not be undermined under any pretext اور میرے خیال میں اس کالم میں مجھے کوئی ایسی
بات نظر نہیں آئی۔ May be میری اردو اتنی اچھی نہیں ہے لیکن دوسری بات یہ ہے کہ میرے
خیال میں کوئی breach of privilege, Parliamentarians کی یہاں نہیں ہوئی۔ تیسری بات ہے
کہ it is critical somewhat of one political party and least people can be critical of
the Muslim League also, Peoples Party also and the MQM also یہ چلتی رہتی ہے،
روز criticism ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب خٹک صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک : جناب چیئرمین! آپ انہیں یہ سمجھائیں کہ آزادی صحافت پر تقریر کرنے والے، اس پر عقیدہ رکھنے والے، یہ تمام باتیں الگ ہیں لیکن اس میں کہا گیا ہے کہ میں حکومت سے تنخواہ لیتا ہوں۔ پارلیمنٹ کو کیا حق ہے کہ میرے بارے میں کچھ کہے۔ اس کا آپ فیصلہ کریں کہ اگر کوئی حکومت سے تنخواہ لیتا ہے تو پارلیمنٹ کو------ گالی وغیرہ چھوڑیں، وہ تو قطعاً کہتا ہے کہ میں تنخواہ لیتا ہوں حکومت سے ۔ پارلیمنٹ کو کیا حق ہے۔ آپ اس کی کوئی وضاحت کر دیں کہ اگر اس نے ایسا کہا ہے تو اس کو اس کا حق ہے اور یہ پارلیمنٹ کی بے عزتی یا پارلیمنٹ کی نفی کرنا نہیں ہے؟ سوال میرا یہ ہے۔

جناب مشاہد حسین سید : اگر کوئی آدمی حکومت سے تنخواہ لیتا ہے تو اس تنخواہ لینے کی وجہ سے اس کا جو بنیادی حق ہے

his basic right to a free speech should not undermined.

جناب محمد اجمل خان خٹک : جناب! سوال یہ نہیں ہے ۔سوال یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں چونکہ حکومت سے تنخواہ لیتا ہوں تو حکومت کا ملازم ہوں۔ اس بنیاد پر پارلیمنٹ کو حق ہی نہیں ہے۔ اگرکوئی مجھے کچھ کہہ سکتا ہے تو وہ حکومت کہہ سکتی ہے ۔ حکومت کو حق ہی نہیں ہے کہ ہمارے بارے میں کچھ کہے۔

جناب مشاہد حسین سید : میرے سینئر دوست یٰسین وٹو صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ جو بات آپ کہہ رہے ہیں وہ ایس ایم ظفر صاحب کو نذیر ناجی نے quote کیا ہے۔ اسی بات کو انہوں نے دہرایا ہے، ایس ایم ظفر جو وکیل ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : مسعود کوثر صاحب آپ بھی سپیکر رہے ہیں what is your pointof view on these three issues which have been raised. No.1, Freedom of Speech کیا overriding concept ہے ۔ In another issue, I would like to have some guidance that already this matter is before the National Assembly Privileges Committee تو is it appropriate کہ ہم بھی اس کو بھیج دیں۔

جناب مشاہد حسین سید، جناب! duplication کیا کرنی ہے۔

سید مسعود کوثر، جناب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تو عام شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ if any publication in a newspaper which is defamatory in one way or the other تو اس کا ایک right تو یہ ہے کہ he can go to a court of law for damages or criminal liability, civil and criminal دونوں ہیں۔ یہ ایک aspect ہے۔ جناب! یہ پارلیمنٹ کے ممبر کا privilege ہے، now privilege means, it is over and above a right given to an ordinary person.

جناب چیئرمین: نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ ذرا مجھے Kaul دیں میں clarify کر دوں۔ Kaul میں وہ passage ذرا پڑھ دیں because I want this to be clarified.

سید مسعود کوثر، جناب! آپ میری پوری بات سن لیں۔ آپ اتفاق نہ کریں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، I am not saying, I agree or not. I am just saying کہ پارلیمینٹری پریکٹس ہے I want to point that out.

سید مسعود کوثر، ہمارے آئین میں کچھ privileges دیئے گئے ہیں پارلیمینٹیرین کو۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ناجی صاحب کا شاید اتنا علم نہیں ہے جتنا کہ نظر آتا ہے کیونکہ ان کا یہ خیال ہے کہ یہ حکومت پارلیمنٹ سے بہت بڑی چیز ہوتی ہے اور یہ عام تاثر ہے، عام سپاہیوں کا بھی تاثر ہے، پی آئی اے والوں کا بھی یہ تاثر ہے۔ انہوں نے کہا کہ سگریٹ پینا بند ہے۔ میں نے کہا یہ کہاں لکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت کا حکم ہے۔ میں نے کہا کوئی قانون ہے۔ کہتے ہیں کہ قانون نہیں ہے۔ Unfortunately all those who are not well versed with law, they are laymen تو مشاہد حسین صاحب بھی چونکہ قانون نہیں جانتے تو ان کا بھی یہی خیال تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ prima facie ایک breach of privilege بن گیا ہے کیونکہ اس نے پارلیمنٹ کی اتھارٹی کو چیلنج کیا ہے۔ اب یہ کمیٹی میں جائے اور وہ اس کی detail دیکھے۔ وہاں arguments ہونگے۔ اس طرف سے بھی ہونگے دوسری طرف سے بھی ہونگے۔ اگر یہ breach of privilege ہے، تو ہوگا۔ کمیٹی کرے گی ورنہ یہاں بیٹھ کر کمیٹی کا عام طریقہ کار ہے۔ اس سے ہٹ کر اگر یہاں ہاؤس یہ فیصلہ کر دے کہ جی یہ breach of

ہے یا نہیں ہے تو پھر کسی کیس کو کمیٹی میں بھیجنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا privilege

Prima facie I would say, the honourable member of the Parliament has brought to

prima facie a breach of privilege has been کہ the notice of this House

committedbychallanging the authority of the Parliament کہ پارلیمنٹ کون ہوتی ہے جو

مجھے نوکری سے نکالے، پارلیمنٹ کون ہوتی ہے کہ مجھ سے پوچھ گچھ کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ

بذات خود breach of privilege ہے۔ اس کے بعد اگر وہ اپنا defence پیش کرنا چاہے اور وہ

کہیں کہ انہوں نے کس spirit میں کہا ہے، کس میں نہیں کہا۔ Sir, anything which one

says bona fide یہ بڑی بات ہوتی ہے۔ اگر آپ نیک نیتی سے کوئی بات کرتے ہیں تو اس پر

شاید قدغن نہیں ہوتا لیکن جب آپ تنخواہ دار بن کر وہی بات کرتے ہیں تو there will be

presumption کہ whatever he said, was motivated by the money or the bribe or the

incentives given by the government. تو یہ اس لحاظ سے mala fide ہے۔ نیک نیتی سے

انہوں نے نہیں لکھا بلکہ ایکتنخواہ دار کی حیثیت سے لکھا ہے اور پارلیمنٹ کی authority کو بھی

challenge کیا ہے۔ It is high time کہ پارلیمنٹ اپنے آپ کو assert کرے اور یہ کہے کہ

پارلیمنٹ کا یہ privilege ہے، اس کے ممبروں کا یہ privilege ہے۔ جناب! پانچ سینیٹر ہیں،

ایک پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں، اگر ان کی پارٹی کی leadership کو بھی condemn کیا

جائے although they are not Senators تو ان کا privilege اس لئے مجروح ہوتا ہے کہ وہ

ان کے لیڈر ہیں اور this would generally lower down their image in the eyes of

ordinary people. تو میں سمجھتا ہوں کہ

it is a very fit case of breach of privilege, let it go to the committee and let the committee decide.

جناب چیئرمین۔ بشیر مٹہ صاحب! آپ دیکھ لیں۔ یہ آپ ذرا دیکھیں، کالم نمبر 3 میں انہوں نے---------کالم آپ کے سامنے ہے، اسی کالم نمبر 3 میں وہ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کے سابق وزیر قانون سید ایس ایم ظفر نے جو اظہار خیال فرمایا ہے میں اسے یہاں دہراتا ہوں۔ پھر inverted commas شروع ہوتے ہیں، آپ نے دیکھے ہیں، پھر یہ آخری پیرے کے اوپر ختم ہوتے ہیں کہ" ذمہ دار ہیں"، پھر inverted commas ختم ہوئے۔ یہ ایس ایم ظفر کو quote کر

رہے ہیں۔ نہیں، نہیں۔ I just want your opinion on that. میں آپ کا view چاہوں گا۔

نہیں میں یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ یہ دیکھ لیں کہ prima facie he is quoting S. M. Zafar.

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ مجھے بات سن لینے دیں۔ بس ابھی کرتے ہیں just a minute.

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب! اگر quote بھی کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ اپنے defence میں quote کیا ہے۔

Mr. Chairman: What I am saying is, I just want your opinion in this is it correct what I am saying to day.

کہ جی quote کیا ہے and then what is your reaction

Mr. Bashir Ahmad Matta: If it is quoted then it means that in order to eccentuate his opinion, he wants to bring this matter and further to resupport, to reinvigorate and reinforce his own views...

جناب چیئرمین۔ O.K. بلور صاحب! اب نماز کا بھی time ہو رہا ہے۔ ایک منٹ، ایک منٹ جی بلور صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب! میں بڑے مودبانہ طریقے سے آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ privilege motion ہم سات، آٹھ آدمیوں نے sign کر کے دی ہے۔ اس privilege motion کا جواب دینا Minister صاحب کا کام ہے۔ بد قسمتی یہ ہے کہ ہمارے مسلم لیگ کے ساتھی خواہ مخواہ اٹھ بیٹھ رہے ہیں اور اس میں involvement کر رہے ہیں ۔ جو بات مسعود کوثر صاحب نے کہی it is very relevant.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔

Mr. Ilyas Ahmad Bilour: With due respect to you sir, what is harm, if he has breached the privilege of the Parliament and our privilege and we

are requesting you to send it to the committee.

جناب! میری بات سن لیں۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب! میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ کمیٹی میں چلی جائے تو کونسی قیامت آ جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ میرا بھی ایک فرض بنتا ہے کہ پہلے دیکھوں کہ in order ہے، پھر بھیجتے ہیں۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب! in order ہے it is very much in order.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے، اس لئے میں آپ کی رائے سن رہا ہوں۔

Mr. Ilyas Ahamd Bilour: He has quoted S.M Zafar but he has quoted for his own defence.

جناب چیئرمین - مطلب ہے your opinion is, he should have quoted it against his defence.

جناب الیاس احمد بلور۔ نہیں جناب! I don't say, sir, please , let me finish.

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ قطب الدین صاحب! جب آپ کو کہوں پھر اٹھیں۔ جی مولانا فضل صاحب! جلدی کریں کیونکہ نماز کا وقت ہو رہا ہے۔ آپ کی بات ہو گئی۔ مولانا صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ quoting کر رہا ہے، وہ S.M. Zafar کو quote کر رہا ہے - S. M. Zafar کی بات کو quote کر کے پارلیمنٹ کی breach of privilege کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ مطلب یہ ہے کہ آپ agree کرتے ہیں کہ quote کر رہا ہے - میں صرف factually یہ بات کر رہا ہوں - حافظ فضل محمد۔

حافظ فضل محمد۔ جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ آپ نے بھی فرمایا اور وزیر صاحب نے بھی فرمایا کہ ایس ایم ظفر کے حوالے سے انہوں نے یہ بات کی ہے۔ جناب والا! آپ بھی جانتے ہیں اور دنیا جہان کے مصنفین بھی جانتے ہیں اور مضمون نگار بھی جانتے ہیں کہ کسی بھی شخص کی تمام کی تمام تصنیف یا مضمون ان کے اپنے ذہن کی اختراع نہیں ہوتی، کوئی جملہ ادھر سے لیا کوئی جملہ کسی اور مضمون سے لیا، کوئی جملہ کسی اور کتاب سے لیا، پھر اس سے ایک تصنیف بنتی ہے۔ دنیا جہاں میں کسی بھی تصنیف میں کوئی بھی شخص اس طرح نہیں کرتا کہ ابتدا سے لے کر انتہا تک محض اپنی بات کرے۔ جب وہ دوسروں کے حوالہ جات نقل کرتے ہیں تو اس کے دو ہی مقاصد ہوتے ہیں، یا اس رائے یا دلیل کو مسترد کرنے کے لئے نقل کرکے اس کو رد کرتے ہیں کہ یہ غلط ہے یا اس لئے اس کو نقل کرتے ہیں کہ چونکہ میرا بھی یہی خیال ہے اور میرے خیال کے حوالے سے یہ تائید بھی ہے کہ فلاں صاحب، فلاں دانشور نے بھی یہ فرمایا ہے۔ اس کو نقل کرتے ہیں اس کے اتفاق کے لئے کہ میں بھی اس سے متفق ہوں یا میری جو رائے ہے اس کی دلیل کے طور پر نقل کرتے ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میرا بھی ہو بہو یہی عقیدہ ہے، یہی فکر ہے، یہی سوچ ہے جو ان صاحب نے فرمایا ہے۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ پارلیمنٹ کے بارے میں اس قسم کے الفاظ ہمارے رولز میں ہیں کہ پارلیمنٹ کا ایک ممبر دوسرے ایوان کے ممبر کے بارے میں بھی اس قسم کے طنزیہ یا مذاق کے طور پر اس قسم کے الفاظ استعمال نہیں کر سکتا جو توہین آمیز ہوں یا اس کی اس میں تخفیف ہو، اس قسم کا جملہ ایک پارلیمنٹ کا ممبر دوسرے پارلیمنٹ کے ممبر کے بارے میں بھی استعمال نہیں کر سکتا چہ جائیکہ ایک ملازم اٹھ کر پوری پارلیمنٹ کے بارے میں اس قسم کے الفاظ استعمال کرے اور پوری پارلیمنٹ کی اس سے خفت ہو، اس کی تذلیل ہو یا اس سے تذلیل اخذ ہو رہی ہو، یہ یقیناً جرم ہے۔ ننگی گالی تو بازار والے لوگ دے سکتے ہیں۔ اس قسم کے دانشور لوگوں کی یہی گالی ہے، اسی قسم کی گالی دیتے ہیں۔ اگر اس کو بھی ہم گالی نہ سمجھیں تو بازار والی گالی تو کوئی ایک دوسرے کو دیتا بھی نہیں۔ اسی طرح سے یہاں جو ایک دوسرے پر طنز کیا جاتا ہے یا ایک دوسرے پر الزامات لگاتے ہیں وہ اس قسم کے اشاروں میں ہوتے ہیں۔ جناب والا! یہ حقیقت ہے کہ اگر ایک ملازم عام جلسہ نہیں کر سکتا، وہ عام سیاسی جماعت نہیں بنا سکتا، وہ ووٹ میں حصہ نہیں لے سکتا تو کیا ایک سرکاری ملازم قانون کے حوالے

سے پوری پارلیمنٹ کو اس طرح ہدف تنقید بنا سکتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! اس سے تو کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ آزادی صحافت ہونی چاہیئے ' اس کے بارے میں کوئی دو رائے نہیں ہیں ۔ ہم اپوزیشن والے ہوں یا حکومت ' وہ بھی بات کر رہے ہیں اور ہم بھی یہ کہہ رہے ہیں لیکن جناب چیئرمین! بنیادی بات یہ ہے کہ اس نے quote کیا ہے لیکن اپنے حق میں quote کیا ہے ۔ اس سے پارلیمنٹ کا استحقاق اس طرح مجروح ہوتا ہے کہ حکومت--- بھئی حکومت بھی تو پارلیمنٹ کے تحت ہے ' حکومت کوئی پارلیمنٹ سے باہر تو نہیں ہے ۔ پارلیمانی نظام میں حکومت کیا ہے ؟ اگر پارلیمنٹ حکومت کا احتساب نہ کرے تو اور کون کرے گا اور پھر حکومت کے کارندے بھی پارلیمنٹ کے تحت ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ اس طرف سے یہ دلیل آ رہی ہے ' وہ کہتے ہیں کہ جی ٹھیک ہے غلط ہو گا' we also condemn it لیکن اس کی آزادی رائے کا جو حق ہے وہ ہے کہ نہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ وہ اپنی جگہ جناب ۔ عرض یہ ہے کہ وہ پوری پارلیمنٹ کو چیلنج کرتا ہے ۔ اس میں اصولی بات یہ ہے کہ پارلیمنٹ کون ہوتی ہے مجھ سے پوچھنے والی ' میں حکومت کا ملازم ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ یہ بہت اہم ایشو ہے۔ اس میں complicated issues involved ہیں۔

I reserve ruling on this. Now, the House is adjourned till Monday at 5.30 p.m.

(The House was then adjourned to meet again on Monday, 2nd August, 1999, at 5.30 p.m.)